تالیف

ابو عکاشہ مفتی نور الرحیم اورکزئی

فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

تالیف
ابو عکاشہ مفتی نور الرحیم اورکزئی
فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی

اسلامی کتب خانہ کراچی
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ فون: 021 34927159

نام کتاب: .... دینِ اسلام میں نماز کی اہمیت ومقام

مؤلف: .... ابوعکاشہ مفتی نورالرحیم اورگزئی

باہتمام: .... محمد سعد

تعداد: 1100

ناشر

اسلامی کتب خانہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
فون: 021-34927159

رابطہ ابوحمدان مفتی نورالرحیم اورگزئی
0333-2815234
0302-2718613
0314-8008588

ملنے کا پتہ:

مکتبہ رحمانیہ

دکان نمبر 43، کمال پلازہ، کوہاٹ شہر فون: 0344-9251287

0333-8896377

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
30	عورت کی کامل نماز	24
31	نماز نہ پڑھنے اور قضاء کرنے پر وعیدیں اور عذاب	25
32	بے نمازی کے لئے حکم	26
33	بے نمازی کی نحوست	27
34	بے نمازی کے بارے میں فتاویٰ	28
34	بے نمازی سے خنزیر بھی پناہ مانگتا ہے	29
34	اونٹ کا اپنے مالک کو نماز نہ پڑھنے پر جگانے کا عجیب واقعہ	30
36	آج ہر چیز کا احساس ہے مگر نماز کا نہیں	31
36	نماز میں سستی پر عذاب کا واقعہ	32
37	وضو کے فضائل	33
39	فرض نمازوں کا وقت	34
40	نمازوں کی رکعات	35
40	ممنوع اوقات	36
41	طہارت کا بیان	37
41	وضو کے فرائض	38
42	وضو کی سنتیں	39
42	مستحباتِ وضو	40
42	مکروہاتِ وضو	41
42	وضو کو توڑنے والی چیزیں۔	42
43	غسل کے فرائض	43
43	غسل کی سنتیں	44
43	مکروہاتِ غسل۔	45
43	نماز کے فرائض	46

مقدمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی ،اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ --وَقَالَ تَعَالٰی اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ ۔ بیشک نماز آدمی کو بے حیائی اور منکرات (بُرے کاموں) سے روکتی ہے

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا االصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَھُمۡ اَجۡرُھُمۡ عِنۡدَ رَبِّھِمۡ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ وَلَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (بقرۃ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جولوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے خصوصاً نماز کی پابندی کی اور زکوٰۃ ادا کی تو ان کے رب کے پاس ان کا ثواب محفوظ ہے اور نہ ان کو کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

عَنۡ اِبۡنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا قَالَ،قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ ،بُنِیَ الۡاِسۡلَامُ عَلٰی خَمۡسٍ ،شَھَادَۃِ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوۡلُ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ ،وَاِیۡتَآءِ الزَّکٰوۃِ،وَالۡحَجِّ ،وَصَوۡمِ رَمَضَانَ۔(رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر رکھی گئی ہے۔سب سے اول ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی گواہی دینا۔یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔اس کے بعد نماز کا قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا، رمضان شریف کے روزے رکھنا۔(بخاری ومسلم)

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ قَالَ،سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوۡلُ،اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الۡعَبۡدُ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ مِنۡ عَمَلِہٖ صَلٰوتُہٗ ،فَاِنۡ صَلُحَتۡ فَقَدۡ اَفۡلَحَ وَاَنۡجَحَ ،وَاِنۡ فَسَدَتۡ خَابَ وَخَسِرَ ،وَاِنِ انۡتَقَصَ مِنۡ فَرِیۡضَۃٍ قَالَ الرَّبُّ،اُنۡظُرُوۡا ھَلۡ لِعَبۡدِیۡ مِنۡ تَطَوُّعٍ فَیُکَمَّلُ بِھَا مَا انۡتَقَصَ مِنَ الۡفَرِیۡضَۃِ،ثُمَّ یَکُوۡنُ سَائِرُ عَمَلِہٖ عَلٰی ذٰلِكَ(رواہ

الترمذی)

ترجمہ۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت میں آدمی کے اعمال میں سے سب سے پہلے فرض نماز کا حساب کیا جائے گا۔اگر نماز اچھی اور صحیح نکل آئی تو وہ شخص کامیاب ہوگا اور بامراد۔اور اگر نماز بیکار ثابت ہوئی اور صحیح نہ نکلی تو ایسا شخص نامراد،خسارہ میں ہوگا۔اور اگر کچھ نماز میں کمی پائی گئی تو ارشاد خداوندی ہوگا کہ دیکھو اس بندہ کے پاس کچھ نفلیں بھی ہیں جن سے فرضوں کو پورا کردیا جائے۔اگر نکل آئیں تو ان سے فرضوں کو تکمیل کردی جائے گی۔اس کے بعد اسی طرح باقی اعمال روزہ،زکوۃ وغیرہ کا حساب ہوگا۔(ترمذی)

تو دینِ اسلام کے اندر نماز بہت ہی مہتم بالشان عبادت ہے۔حدیث پاک کا مفہوم ہے۔اماعائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا سے رحلت فرماتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر آخری الفاظ یہ تھے۔ اَلصَّلٰوۃُ اَوْ مَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ۔(بخاری) لوگو نماز کا خیال رکھو،نماز کا خیال رکھو۔اور اپنے ماتحت لوگوں کا خیال رکھو۔ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ۔میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔جس سے معلوم ہوا کہ نماز نہایت ہی مہتم بالشان اور بڑی اہمیت والی عبادت ہے۔نماز ہی وہ عبادت ہے کہ جس کو چھوڑنے سے انسان کفر کی حد تک پہنچتا ہے۔جبکہ نماز کی حفاظت کرنے سے آدمی اللہ رب العزت کا محبوب بن کر جنت کا مستحق بن جاتا ہے۔تو آنے والے صفحات میں دینِ اسلام میں نماز کی اہمیت اور مقام کے حوالے سے کچھ گفتگو قارئین وناظرین کے پیشِ خدمت ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ رسالہ ہر خاص وعام کے لئے مفید بنائے۔اور بندہ ابوحمدان کے لئے ذریعہ نجات بنائے،اور ہم سب کو نماز کی پابندی اور خشوع وخضوع کے ساتھ اپنے وقت پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں،آمین۔

طالبِ دعا ابوعکاشہ۔بروز جمعرات بوقت مغرب۔۱۱ جنوری ۲۰۱۵ء

دین اسلام چند چیزوں کے مجموعے کا نام ہے

دینِ اسلام چند عناصر ترکیبیہ کا مجموعہ ہے ۔مثلاً:اعتقادات،عبادات ، اخلاقیات، معاملات، معاشرت،حدودوغیرہ ذالک۔اس لئے ان تمام میں اصل اور بنیادی چیز اعتقادات ہیں۔اگرعقائددرست ہوں توبقایااعمال کی اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہونے کی قوی اور پوری امید کی جاسکتی ہے۔اوراگرعقائدخراب ہیں،تب تواعمال کی قبولیت کی کیاامیدرکھی جاسکتی ہے۔اس لئے تمام انبیاءعلیہم السلام تین چیزوں میں مشترک رہے ہیں۔(۱)توحید(۲)نبوت(۳)قیامت۔ حدیث پامیں آتاہے کہ جب آدمی کوقبرمیں رکھاجاتاہےتوسب سے پہلے یہ تین سوالات کیے جاتے ہیں۔

(۱) مَنۡ رَّبُّكَ ؟مَنۡ نَّبِيُّكَ ؟وَمَادِيۡنُكَ ؟۔آپ کارب کون ہے؟ آپ کاپیغمبرکون ہے؟ آپ کادین کیاہے؟(ابوداؤد،مسنداحمد)

ایمان لانے کے بعدپہلاحکم نمازکاہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاارشادہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت پرسب چیزوں پرپہلے نمازفرض کی اورقیامت میں سب سے پہلے نمازہی کاحساب ہوگانمازکے بارے میں اللہ تعالیٰ سےڈرو۔

عبادات توبہت ساری ہیں،نماز،روزہ،زکوٰۃ،حج مگراللہ تعالیٰ نے ایمان لانے کے بعدسب سے پہلاجوحکم دیاہے وہ نمازکاحکم دیاہے ۔یعنی ترتیب یہ ہے کہ پہلے ایمان پھر نماز۔دیکھئے سورۃ بقرہ کی پہلی آیت میں باری تعالیٰ کاارشادہے۔ذٰلِكَ الۡكِتَابُ لَارَيۡبَ فِيۡهِ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَيُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ" اس کتاب ،قرآنِ کریم من جانب اللہ اورحق ہونے میں کوئی شک نہیں ،یہ متقیوں کے واسطے ہدایت کاذریعہ ہے۔اب متقی کون لوگ ہیں؟تواس کی وضاحت بھی اللہ تعالیٰ نے خودفرمائی ہے؛چنانچہ فرمایا"الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَيُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ"کہ سب سے پہلاکام متقین کایہ ہے کہ بن دیکھے ایمان لاتے ہیں ۔دوسرایہ ہے کہ نمازقائم کرتے ہیں۔توعبادات میں نمازاول

اورایک اہم عبادت ہے۔جیسے قرآنِ کریم سے معلوم ہوا؛اور گناہوں میں بھی یہی ترتیب ہے؛ قَالَ تَعَالٰی،فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی"۔ نہ تواس نے تصدیق کی یعنی نہ تووہ ایمان لایااور نہ ہی اس نے نماز پڑھی۔اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن،کریم میں نماز کے بارے بیاسی (۸۲) مرتبہ حکم فرمایاہے۔اورحدیث پاک میں نماز کی بہت تاکید آئی ہے۔بلکہ اماعائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری الفاظ یہی تھے "اَلصَّلٰوۃُ اَوْ مَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ" نماز کاخیال رکھواور ماتحتوں کے ساتھ اچھاسلوک کرو۔(بخاری،سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

پہلی بات یہی ہے کہ احکامات تو بہت سارے نازل ہوئے ہیں،لیکن پروردگارِعالم نے نماز کابارہاحکم دیاہے۔بلکہ اللہ تعالیٰ نے سینکڑوں بار نماز کاحکم دیاہے کہ "اَقِیْمُوْا الصَّلٰوۃَ"۔ نماز پڑھو:؛مگر پھر بھی ہم غافل ہیں۔نماز کی طرف کوئی توجہ نہیں

مثال سے سمجھئے مثلاً اگر ہم کسی کو کوئی کام کرنے کاحکم دیں اوروہ نہ مانے تو ہماری کیاحالت ہوجاتی ہے،دو،تین دفعہ کہنے پر بھی اگر وہ کام نہیں کرتا تو ہم سے یہ برداشت نہیں ہوسکتا۔اگر وہ ہماراماتحت ہوتو مارتے ہیں یاپھراس کو ملازمت سے فارغ کرہی دیتے ہیں۔کہ بات کیوں نہیں مانتے؛ہمیں بھی تو اللہ تعالیٰ نے سینکڑوں دفعہ نماز پڑھنے کاحکم فرمایامگر ہم پھر بھی نماز کی پابندی نہیں کرتے۔اورسینکڑوں نماز کو قضا کر دیتے ہیں۔شیطان نے ایک سجدہ کاانکارکیا ہمیشہ کے لئے مردود ٹھہرا جبکہ آج ہم لاکھوں سجدوں کاعملاً انکار کر بیٹھے ہیں۔اللہ کتنی کریم ورحیم ذات ہے کہ پھر بھی ہمیں اپنی بے حساب نعمتوں سے محروم نہیں کرتا۔

دین اسلام میں نماز کامقام

دینِ اسلام میں نماز وہ مہتم بالشان عبادت ہے کہ انسان کو عمل کرنے کے لئے جتنے احکامات ملے ہیں وہ زمین پر ملے ہیں۔تمام احکامات کی فرضیت زمین پر ہوئی ہے،مگر نماز ہی ایک ایسی اہم عبادت ہے کہ جس کی فرضیت آسمانوں پر ہوئی ہے۔حدیث پاک میں معراج کاواقعہ تفصیل کے ساتھ مذکور ہے۔کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کی رات آسمانوں پر تشریف لے

گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انبیآء علیہم السلام سے ملاقاتیں ہوئیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سدرۃ المنتھی پہنچے۔ جنت اور جہنم کو دیکھا۔ جب واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر گزر ہوا، تو حضرت موسیٰؑ نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کیا ملا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پچاس نمازیں ملی۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا؛ یا محمدؐ' میں نے اپنی امت کو کمزور پایا ہے۔ تو آپ کی امت بھی کمزور ہے وہ ان پچاس نمازوں کو ادا نہیں کر پائیں گی۔ لہذا آپ اللہ کے حضور جا کر ان نمازوں میں کمی کی درخواست کیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو رحمۃ للعالمین بن کر تشریف لائے تھے۔ اپنی امت پر شفقت کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نو(۹) بار اللہ کے حضور تشریف لے گئے اور ہر بار پانچ پانچ نمازوں میں کمی کرتے چلے آئے یہاں تک کہ پانچ نمازیں رہ گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض ہوگئیں جو شخص ان پانچ نمازوں کو بروقت پڑھنے کا اہتمام کرے گا میں رب العالمین پچاس نمازوں کا ثواب عطا کروں گا۔ (بخاری، ترمذی، نسائی، ملخص از تفسیر ابنِ کثیر)

یعنی "مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا" جو قیامت کے دن ایک نیکی لیکر آئے گا (ایسی نیکی جو اللہ کے ہاں اخلاص کی وجہ سے قبولیت بھی پا چکی ہو) تو ایک کا بدلہ دس سے دیا جائے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ دینِ اسلام کے اندر نماز کا کتنا بڑا مقام ہے۔ جس کی فرضیت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمانوں پر بلائے گئے۔

دو اعمال ایسے ہیں جن میں انسان کے ساتھ دیگر مخلوقات بھی شریک ہیں

دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے اندر انسان کے ساتھ دوسری مخلوقات بھی شریک ہیں۔ ایک ہے نماز دوسری تسبیح ہے۔ چاہے ذی روح چیزیں ہیں یا غیر ذی روح ہر چیز اللہ تعالیٰ کو یاد کرتی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔" وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ

تَسْبِيْحَهُمْ ۔ ترجمہ اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اپنے رب کی تسبیح بیان نہ کرتی ہو لیکن تم نہیں جانتے۔

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلوٰتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۔ ترجمہ ہر چیز اپنی نماز اور تسبیح کو جانتی ہے۔

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ تم بلا وجہ سبزہ نہ کاٹو اس لئے کہ وہ سبزہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہوتا ہے۔ جب تم اسے کاٹ دو گے تو اس کا ذکر کرنا بند ہو جائے گا۔

روایات میں آتا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین سے مصر واپس آ رہے تھے تو راستہ بھول گئے ۔اب رات اندھیری سخت سردی اور بیوی کو دردزہ (بچے کی ولادت کی تکلیف) شروع ہوگئی۔ دور سے ایک آگ دکھائی دینے لگی جو حقیقت میں دنیاوی آگ نہیں تھی۔ حضرت موسیٰ نے اپنی اہلیہ سے فرمایا کہ میں آگ لیکر آتا ہوں یا کوئی راستہ بتانے والا مل جائے۔ جب وہاں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک درخت اللہ کے نور کی تجلیات سے منور ہے۔ مختصر یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف جانے اور دعوتِ حق پہنچانے کا حکم ہوا تو موسیٰؑ کے دل میں بتقاضائے بشریت یہ خیال پیدا ہوا کہ پیچھے میری بیوی جس کو دردِ زہ بھی ہے اس کے لئے رزق کا کیا بندوبست ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تو علیم بذات الصدور ہیں وہ دلوں کے بھید تک سے واقف ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو مشاہدہ کروانا تھا فرمایا؛،، اے میرے پیارے موسیٰؑ کلیم فلاں پتھر کو ماریئے۔ جب وہ پتھر مارا تو وہ ٹوٹ گیا اس کے اندر سے دوسرا پتھر نکل آیا۔ جب وہ بھی مارا گیا اس کے اندر سے ایک تیسرا پتھر نکل آیا۔ جب وہ بھی مارا ٹوٹ گیا تو اس کے اندر ایک کیڑا تھا جس کے منہ میں سبز پتا تھا اور وہ اپنے رب کی یوں تعریف کر رہا تھا؛۔

سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِيْ وَيَعْرِفُ مَكَانِيْ وَيَسْمَعُ كَلَامِيْ وَيَرْزُقُنِيْ وَلَا يَنْسَانِيْ ۔،،

وہ کیڑا کہہ رہا ہے کہ پاک ہے وہ ذات جو ان تین پتھروں کے اندر مجھے دیکھتی ہے، اور میرا ٹھکانہ جانتی ہے، اور میں جو اللہ کو یاد کر رہا ہوں، وہ میری اس فریاد کو سنتی ہے، اور وہ مجھے ہمیشہ ان پتھروں کے اندر رزق دیتی ہے کبھی بھولتی نہیں۔ سبحان اللہ۔،،

تو اللہ تعالیٰ ایسی رازق، علیم، بصیر، خبیر، سمیع ذات ہے کہ چاہے مخلوقات میں سے کوئی

پتھروں کے اندر ہو یا پہاڑوں کے غاروں میں یا زمین کے تہہ میں یا آسمانوں کے اوپر ہو اور یا سمند کی تاریکیوں میں ہو اللہ تعالیٰ کی ذات اسے دیکھ رہی ہے، اس کا ٹھکانہ جانتی ہے، رزق دیتی ہے۔(ملخص از تفسیر کبیر للشیخ امام فخر الدین رازیؒ، جلد ۱۷ص ۱۸ ۱۸۸، پارہ ۱۲ سورہ ہود۔غرائب القرآن ج ۲ رص ۴۶)

علماء نے لکھا ہے کہ انسان کی نماز میں تمام ارکان پائے جاتے ہیں ۔قیام، رکوع، سجدہ قعدہ وغیرہ جبکہ دیگر مخلوقات کی نماز میں کوئی ایک رکن پایا جاتا ہے۔مثلاً درخت قیام کی شکل میں کھڑے ہیں۔جانور رکوع کی شکل میں ہیں اور پہاڑ سجدے کی ہیئت پر۔یہ چیزیں کیسی عبادت کرتی ہیں یہ اللہ ہی جانتا ہے۔جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ سورج روزانہ عرش کے سامنے سجدہ کرتا ہے۔جب ہمیں مخبرِ صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا تو ہم نے بغیر چوں و چراں کے ماننا ہے کہ ہر چیز اپنی شان کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تسبیح کرتی ہے مگر ہم نہیں سمجھتے۔

نابالغ بچے کو نماز کا حکم

نابالغ بچے پر زکوٰۃ فرض نہیں، روزہ فرض نہیں، حج فرض نہیں، جہاد فرض نہیں۔مگر نماز ایک ایسی اہم عبادت ہے کہ بچہ ابھی بالغ بھی نہیں ہوا ہے مگر اس بچے کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ؛

مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَآءُ سَبْعَ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَآءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ ۔؛(ابوداود)

ترجمہ۔نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم کرو جب ان کی عمر سات سال ہو، اور دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر انہیں تنبیہ کرو، اور اسی عمر میں ان کے بستر الگ کر دو۔حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سات سال کی عمر میں بچے کو نماز سکھائی جائے، اسی عمر میں بچے کو نماز پہ کھڑا کر کے نماز پڑھنے کی عادت بنا لینی چاہیئے۔اور جب بچہ دس سال کی عمر کو پہنچ جائے تو نماز نہ پڑھنے پر اسے تنبیہ کرو یعنی مارو کہ بیٹا نماز کیوں نہیں پڑھتے۔اور اسی عمر میں انکے

بستر الگ کردو۔یعنی دس سال کی عمر کے بچے اپنی بہنوں یا کسی بھی عورت کے ساتھ ایک بستر میں نہ سوئے۔(ابوداؤد) آپ نے دیکھا کہ بچے ابھی بالغ بھی نہیں مگر اس کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جارہا ہے۔جس سے نماز کی اہمیت کا پتہ چل جاتا ہے کہ دینِ اسلام کے اندر نماز کی کتنی اہمیت ہے۔اب بچے کی عمر سات سال ہے مگر اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے دعا کرتا ہے۔(ابوداود)

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ۔

اے اللہ مجھے اور میری اولاد کو نمازی بنا۔

دین اسلام میں نماز کی حیثیت

حدیث پاک کا مفہوم ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دین اسلام کے اندر نماز کی حیثیت ایسی ہے جیسے انسانی بدن میں سر کی حیثیت ہے۔یعنی جس طرح انسان بدونِ سر صحیح سالم نہیں، زندہ نہیں رہ سکتا بلکہ انسانی جسم اور بدن بغیر سر کے ناقص، نامکمل اور ادھوراہ ہے۔تو اسی طرح اگر انسان کی زندگی سے نماز کو نکال دیا جائے تو وہ زندگی بھی نامکمل اور ادھوری ناقص ہے۔

دین اسلام میں نماز کی اہمیت

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذات کے متعلق ستایا گیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کافروں کی حق میں بددعا ارشاد نہیں فرمائی ہے۔مگر جہاں نماز کی قضا ہونے کی باری آئی ہے وہاں اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کافروں کے حق میں بہت سخت بد دعا ارشاد فرمائی ہے۔

مثال نمبر ا۔آپ دیکھیئے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے طائف یہ نیت اور فکر لیکر پہنچ جاتے ہیں کہ اگر رؤسائے طائف ایمان لے آتے ہیں تو ممکن ہے کہ ان کے ماتحت غریب لوگ بھی ایمان لائیں۔مگر بجائے عربوں کے دستور کے مطابق ایک مہمان کی مہمان نوازی ہی کی جائے۔ مگر بجائے عزت سے پیش آنے کے سردرانِ طائف بڑی سختی سے پیش آئے۔ایک نے کہا اوہو! آپ ہی کو اللہ نے نبی بنا کر بھیجا ہے۔دوسرا بولا کیا خدا کو تیرے علاوہ کوئی اور نہیں ملا تھا جس کو

پیغمبر بنا کر بھیجتے۔ تیسرے نے کہا میں تجھ سے بات کرنا بھی نہیں چاہتا۔ چنانچہ یہ لوگ بڑی سختی سے پیش آئے۔ صرف اس پر بس نہیں کیا بلکہ چھوٹے بچوں کو یہ کہکر پیچھے لگا دیا کہ یہ آدمی شاعر مجنون ہے تمھیں تمہارے باپ دادا کے دین سے ہٹانا چاہتا ہے۔ چناچہ روایات میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین میل تک پتھر پڑتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خون میں رنگین ہو گئے۔ پہاڑوں پر مامور فرشتے حاضر خدمت ہوئے کہ یارسول اللہؐ آپ کو اتنے پتھر مارے گئے۔ اگر آپ حکم دیں تو ان کافروں کو ان دو پہاڑوں کے درمیان کچل دیا جائے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنا سخت ستانے کے باوجود بھی ان کافروں کے حق میں بددعا ارشاد نہیں فرمائی بلکہ یوں دعا ارشاد فرمائی، اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَإِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ ’’(از ملخص، سیرۃ ابن ہشام) اے اللہ میری اس قوم کو ہدایت نصیب فرما دیجئے یہ نہیں جانتی۔ اگر جانتی ہوتی تو کبھی ایسا نہ کرتی۔

مثال نمبر ۲۔۔ جنگِ احد کے موقع پر ایک کافر نے زور سے پتھر مارا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشانی مبارک پہ لگ گیا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشانی مبارک زخمی ہو گئی۔ دوسرے کافر نے زور سے پتھر مارا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخسار مبارک پہ لگ گیا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رخسار مبارک زخمی ہو گیا۔ تیسرے کافر نے زور سے پتھر مارا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ مبارک پہ لگ گیا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو دانداں مبارک بھی شہید ہوئے۔ مگر اس قدر تکلیف پہنچانے کے باوجود بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کافروں کے حق میں بددعا ارشاد نہیں فرمائی۔ بس اتنا فرمایا کہ ’’ کَیْفَ یَفْلَحُ قَوْمٌ شَجُّوْا نَبِیَّھُمْ وَ کَسَرُوْا رَبَاعِیَّتِہٖ وَھُوَا یَدْعُوْھُمْ اِلٰی رَبِّھِمْ ‘‘ وہ قوم کیسے کامیاب ہو سکتی ہے جو اپنے نبی کے چہرے کو پتھروں سے مار مار کر زخمی کر دے۔ (بخاری)

مثال نمبر ۳۔۔ جنگِ خندق کے موقع پر یہ مشورہ طے پایا گیا کہ مدینے میں رہ کر دفاعی جہاد لڑیں گے۔ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق خندقیں کھودنے کا حکم دیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان دس میں سے دسویں ہیں جو خود بنفسِ نفیس خندقیں کھودنے میں مصروف ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جہادی عمل میں اس قدر مصروف رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کچھ نمازیں قضا ہو گئیں۔ (یہاں یہ بات بھی سمجھیں کہ ایک طرف جہاد فرض، دوسری طرف نماز فرض،

مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہادی عمل خندقیں کھودنے میں اتنے مصروف رہیں کہ چند نمازیں ہی قضا ہو گئیں ۔جس سے جہاد کی اہمیت کا بھی پتہ چلتا ہے۔ یاد رہے جہاد اسلام کا چھٹا رکن ہے اور نماز کی طرح فرض ہے اور جہاد کا انکار کفر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْجِهَادُ مَاضٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔ جہاد تا قیامت باقی وجاری رہے گا۔

یہ بھی ارشاد فرمایا۔۔ اَلْجِهَادُ مُخْتَصَرُ طَرِیْقِ الْجَنَّةِ۔ کہ جنت کا مختصر ترین راستہ جہاد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔ جنت میں جانے کے بعد کوئی دنیا میں واپس آنے کو نہیں چاہے گا مگر ایک شہید ہے جو جنت میں جانے کے بعد بھی شہادت کی موت کی تمنا کرے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ مَّاتَ وَلَمْ یَغْزُوْا وَلَمْ یُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ مَاتَ عَلٰی شُعْبَةٍ مِّنَ النِّفَاقِ۔ ''فرمایا کہ جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ نہ تو اس نے جہاد کیا اور نہ جہاد کی نیت کی تو وہ منافقت کی موت مرا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائیں آمین۔) جب دیکھا کہ سورج پیلا پڑ گیا ہے اور غروب ہونے لگ گیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ٹھنڈی سانس لیکر اُن کافروں کے حق میں بہت سخت بددعا ارشاد فرمائی۔ فرمایا؛۔

'مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُیُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا حَبَسُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی (وَفِیْ رِوَایَةٍ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ) فرمایا؛ اے اللہ تو ان لوگوں کے قبروں کو اور گھروں کو آگ سے بھر دے جنہوں نے ہمیں نماز سے روکا۔ یعنی جن کی وجہ سے ہماری نماز قضا ہوگئی اے اللہ تو ایسے لوگوں کی قبروں کو اور گھروں کو آگ سے بھر دے۔ (بخاری، ترمذی، ابوداؤد)

آپ نے دیکھا کہ ذات کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جتنا بھی سخت سے سخت ستایا گیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کافروں کے حق میں بددعا ارشاد نہیں فرمائی مگر جہاں نماز کی قضا ہونے کی باری آئی تو سخت بددعا ارشاد فرمائی۔ جس سے معلوم ہوا کہ دینِ اسلام کے اندر نماز کی بہت بڑی اہمیت ہے۔ اس لئے میرے دوستو نماز کا اپنے وقت پر خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھنے کا اہتمام کیجئے۔

نماز کے فضائل

(۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے (مسند احمد)

(۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا؛ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ جو شخص ان نمازوں کے لئے اچھی طرح وضو کرتا ہے، انہیں مستحب وقت میں ادا کرتا ہے، رکوع (سجدہ) اطمینان کے ساتھ کرتا ہے، اور پورے خشوع سے پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کی ضرور مغفرت فرمائیں گے۔ اور جو شخص ان نمازوں کو وقت پر ادا نہیں کرتا اور نہ ہی خشوع سے پڑھتا ہے تو اس سے مغفرت کا کوئی وعدہ نہیں۔ چاہیں مغفرت فرمائیں چاہیں عذاب دیں۔ (ابوداود)

(۳) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول الہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ؛ جب مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی گر جاتے ہیں جیسے یہ پتے گر رہے ہیں۔ پھر آپؐ نے قرآنِ کریم کی یہ آیت ''وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰكِرِیْنَ'' تلاوت فرمائی۔ ترجمہ۔ اے محمدؐ! آپ دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز کی پابندی کیا کیجئے۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ باتیں مکمل نصیحت ہیں ان لوگوں کے لئے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ (مسند احمد)

(۴) حضرت فضل بن ضمری سے روایت ہے کہ زبیر بن عبدالمطلب کی دو صاحبزادیوں میں سے حضرت اُمّ حکیم یا حضرت ضُباعہ رضی اللہ عنہما نے یہ واقعہ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے۔ میں اور میری بہن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہراؓ ہم تینوں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنی مشکلات کا ذکر کر کے کچھ قیدی خدمت کے لئے مانگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ خادم کے دینے میں تو بدر کے یتیم تم سے پہلے ہیں البتہ میں تمہیں خادم سے بہتر چیز بتاتا ہوں۔ ہر نماز کے بعد یہ تینوں کلمے۔ سُبْحَانَ اللهِ، و۔ اَلْحَمْدُ

لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' ۳۳، ۳۳ مرتبہ اور ایک مرتبہ ''لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ'' پڑھ لیا کرو (ابوداود)

(۵) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر سب چیزوں پر پہلے نماز فرض کی اور قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا نماز کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، نماز جنت کی کنجی ہے، نماز دین کا ستون ہے، نماز مومن کا نور ہے، نماز دل کا نور ہے، نماز افضل جہاد ہے، نماز ہر متقی کی قربانی ہے، نماز اسلام کی علامت ہے، نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔ آدمی کے اور شرک کے درمیا نماز ہی حائل ہے، سب سے افضل عمل اول وقت میں نماز پڑھنا ہے، افضل ترین نماز آدھی رات کی ہے، آخیر رات کی دو رکعتیں تمام دنیا سے افضل ہے، نماز کا مرتبہ دین میں ایسا ہے جیسا کہ سر کا درجہ بدن میں ہے۔ جب آدمی نماز میں داخل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف پوری توجہ فرماتے ہیں، جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں، اللہ اور اس نمازی کے درمیان پردے ہٹ جاتے ہیں جب تک وہ کھانسی وغیرہ میں مشغول نہ ہو۔ (رہنمائے تبلیغی سفر اور چھ نمبر)

آیت الکرسی کے فضائل

(۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لیا کرے اس کو جنت میں جانے سے صرف اس کی موت ہی روکے ہوئے ہے۔ ایک روایت میں آیت الکرسی کے ساتھ سورہ ''قل ھو اللّٰہ احد'' پڑھنے کا بھی زکر ہے۔ (طبرانی مجمع الزوائد)

(۲) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ جو شخص فرض نماز کے بعد ''آیت الکرسی'' پڑھ لیتا ہے وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

نماز میں خشوع وخضوع

آیاتِ قرآنیہ (۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی، حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ (سورہ بقرہ)

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تمام نمازوں کی اور خاص طور پر درمیان والی نماز یعنی عصر کی پابندی کیا کرو اور اللہ تعالیٰ کے سامنے باادب اور نیازمند ہو کر کھڑے رہا کرو۔ (بقرہ)

(۲) وَقَالَ تَعَالٰی، قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ (مؤمنون) ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یقیناً وہ ایمان والے کامیاب ہو گئے جو اپنی نماز میں خشوع خضوع کرنے والے ہیں۔ (مؤمنون)

(۳) وَقَالَ تَعَالٰی، وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ (بقرہ)

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: صبر اور نماز کے ذریعہ سے مدد حاصل کر لیا کرو۔ بیشک وہ نماز دشوار ضرور ہے مگر جن کے دلوں میں خشوع ہے ان پر کچھ بھی دشوار نہیں۔ (بقرہ))

خشوع وخضوع پر احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ''

اس طرح نماز پڑھو جیسے تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھو۔

فائدہ۔ اس حدیث میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کی جس طرح میں نماز پڑھتا ہوں مجھے دیکھ کر تم بھی ایسی ہی نماز پڑھا کرو۔ ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز مکمل خشوع وخضوع کے ساتھ تھی۔ جس سے معلوم ہوا کہ نماز میں خشوع وخضوع بہت ضروری ہے، بلکہ نماز کی روح ہی خشوع ہے۔

(۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان بھی فرض نماز کا وقت آنے پر اس کے لئے اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر خوب

خشوع کے ساتھ نماز پڑھتا ہے جس میں رکوع بھی اچھی طرح کرتا ہے تو جب تک کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے یہ نماز اس کے لئے پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔اور نماز کی یہ فضیلت اس کو ہمیشہ حاصل ہوتی رہے گی (مسلم)

(۳)حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر دو رکعت اس طرح پڑھتا ہے کہ اس میں کچھ بولتا نہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف پوری متوجہ رہتا ہے تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔(ابوداود)

(۴)حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھتا ہے کہ دل نماز کی طرف متوجہ رہے اور اعضاء میں بھی سکون ہو تو اس کے لئے یقیناً جنت واجب ہو جاتی ہے۔(ابوداود)

(۵)حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (نماز میں اتنا لمبا) قیام فرماتے کہ آپؐ کے پاؤں مبارک پر ورم آجاتا۔آپؐ سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ (اگر ہوں بھی تو) معاف فرما دیئے (پھر آپؐ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں؟) ارشاد فرمایا؛ کیا (اس بات پر) میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔(بخاری)

(۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ اس شخص کی طرح نماز پڑھا کرو جو سب سے رخصت ہونے والا ہو یعنی جس کو گمان ہو کہ یہ میری زندگی کی آخری نماز ہے اور اس طرح نماز پڑھو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو، اگر یہ حالت پیدا نہ ہو سکے تو کم از کم یہ کیفیت ضرور ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہے ہیں۔(جامع الصغیر)

صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ وغیرہ کی نماز اور قرآن سے محبت

حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں اس قدر خشوع و خضوع کا اہتمام فرماتے تھے کہ بعض صحابہ کے بارے میں آتا ہے کہ جب ان کو دشمن کی طرف سے تیر لگتے تو تیر نہ نکال سکتے۔مگر جب وہ نماز پہ کھڑے ہوتے تو تیر نکالے جاتے ان کو پتہ تک نہیں چلتا۔جس سے ان کی نماز میں خشوع و خضوع کا پتہ چلتا ہے۔کہ نماز کا کس قدر اہتمام فرماتے تھے۔

حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کے متعلق کتابوں میں لکھا ہے کہ رات دو رکعت نماز پہ کھڑی ہوگئی اور قرآن پڑھنا شروع کر دیا جب صبح آذانوں کا وقت ہوگیا تو "مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاس پہ قرآن ختم ہوگیا۔پھر کہنے لگی کہ او ہو یہ راتیں کتنی چھوٹی ہوگئی کہ میں نے ابھی تک صرف دو ہی رکعتیں پڑھی ہیں۔ان کو نماز میں اتنا مزہ آتا تھا۔

حضرت علیؓ کے متعلق نقل کیا گیا کہ جب نماز کا وقت آتا تو چہرے کا رنگ ہی بدل جاتا۔ کسی نے پوچھا تو ارشاد فرمایا کہ امانت کے ادا کرنے کا وقت ہے اس لئے یہ حالت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ جب آذان کی آواز سنتے تو اس قدر روتے کہ چادر مبارک تر ہو جاتی۔

حضرت اویس قرنیؒ بعض مرتبہ رکوع کرتے اور تمام رات اسی حالت میں گزار دیتے۔

حضرت سعید بن مسیبؒ کہتے ہیں کہ بیس سال کے عرصہ میں کبھی ایسا نہیں ہوا ہے کہ آذان ہوئی ہو اور میں پہلے سے مسجد میں موجود نہ ہوں۔

عمر بن عبدالعزیزؒ سے سب ہی واقف ہیں۔عشا کے بعد مصلّے پر بیٹھ جاتے اور دعا کے واسطے ہاتھ اٹھا کر اس قدر روتے کہ بس روتے روتے نیند کا غلبہ ہو جاتا، پھر جب آنکھ کھل جاتی روتے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے متعلق لکھا ہے کہ تیس چالیس سال سے عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے۔یعنی پوری رات اللہ کے سامنے روتے اور دعا کرتے۔بس دن کو کچھ دیر سو جاتے۔اور

رمضان میں ۶۳ قرآن ختم کرتے، تین تراویح میں اور تیس دن میں تیس رات میں۔

امام شافعیؒ کا معمول کہ رمضان میں ساٹھ قرآن نماز میں پڑھتے۔

امام احمد بن حنبلؒ تین سو رکعات روزانہ پڑھتے۔ پھر آپؒ جیل میں کمزوری کی وجہ سے ڈیڑھ سو پڑھتے یہاں تک کہ آپؒ کا جنازہ جیل سے اٹھا۔ ان حضرات کو نماز میں اس قدر لطف آتا۔

ایک عورت کا مناجات، اور بچے کے نہ جلنے کا سبق آموز واقعہ

ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک عورت خشوع وخضوع کے ساتھ نماز میں مشغول تھی تو شیطان نے اس کی توجہ الی اللہ ہٹانے کی بڑی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ جب شیطان اپنے اس حربے میں کامیاب نہ ہوا تو دوسرا حربہ استعمال کیا کہ اس کے ایک چھوٹے بچے کو تنور کی طرف لے گیا، پھر اس کی ماں جو نماز میں مشغول تھی اسے کہنے لگا کہ بچہ تمہارا تنور کے قریب پہنچ کر جلنے والا ہے مگر وہ عورت نماز اور مناجات الی اللہ میں مشغول رہی اور کوئی توجہ نہ دی۔ بالآخر شیطان نے اس بچے کو جلتے تنور میں ڈال دیا پھر آکر اس کی ماں سے کہا کہ تمہارا معصوم بچہ تنور میں گر کر جلتے ہوئے راکھ ہوگیا۔ مگر پھر بھی وہ نماز اور مناجات الی اللہ میں مشغول ہی رہی۔ جب اطمینان کے ساتھ اپنی نماز مکمل کر کے تنور کے پاس آئی تو اپنے بچے کو تنور اور بھڑکتی آگ میں کھیلتا ہوا پایا کہ آگ اس کا کچھ بھی نہیں کر سکی۔ یہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اے اللہ تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

فائدہ۔ اگر ہماری نماز بھی ایسی خشوع والی ہو تو پھر دیکھے کہ ہمارے کام کیسے بنتے ہیں۔

نماز کے فوائد

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (بقرۃ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے؛ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے خصوصاً نماز کی

پابندی کی اورزکوٰۃ ادا کی توان کے رب کے پاس ان کا ثواب محفوظ ہے اور نہ ان کو کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے اور پتے درختوں پر سے گر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کی ٹہنی ہاتھ میں لی اس کے پتے اور بھی گرنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ اے ابوذر! مسلمان بندہ جب اخلاص سے اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے درخت سے گر رہے ہیں۔ (احمد، الترغیب)

(۲) ابوعثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا، انہوں نے اس درخت کی خشک ٹہنی پکڑ کر اس کو حرکت دی، جس سے اس کے پتے گر گئے۔ پھر مجھ سے کہنے لگے کہ ابوعثمان! تم نے مجھ سے یہ نہ پوچھا کہ میں نے یہ کیوں کیا۔ میں نے کہا؛ بتادیجئے، کیوں کیا؟ انہوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی درخت کی خشک ٹہنی پکڑ کر اسی طرح کیا تھا جس سے اس ٹہنی کے پتے جھڑ گئے تھے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ سلمان! پوچھتے نہیں کہ میں نے اس طرح کیوں کیا، میں نے عرض کیا کہ بتادیجئے، کیوں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ کہ جب مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے تو اس کی خطائیں اس سے ایسے ہی گر جاتی ہیں جیسے یہ پتے گرتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کی آیت؛ "وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ"

"تلاوت فرمائی۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:: قائم کرو نماز کو دن کے دونوں سروں میں اور رات کے کچھ حصوں میں، بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں گناہوں کو، یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے۔ (احمد، طبرانی)

(۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا؛ بتاؤ اگر کسی شخص کے دروازہ پر ایک نہر جاری ہو جس میں وہ پانچ مرتبہ

روزانہ غسل کرتا ہو، کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کچھ بھی باقی نہیں رہے گا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہی حال پانچوں نمازوں کا ہے کہ اللہ جل شانہ ان کی وجہ سے گناہوں کو زائل کر دیتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

(۴) ابو مسلم کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ مسجد میں تشریف فرما تھے میں نے عرض کیا کہ مجھ سے ایک صاحب نے آپ کی طرف سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ ارشاد سنا ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر فرض نماز پڑھے تو حق تعالیٰ جل شانہ اس دن وہ گناہ جو چلنے سے ہوئے ہوں اور وہ گناہ جن کو اس کے ہاتھوں نے کیا ہو اور وہ گناہ جو اس کے کانوں سے صادر ہوئے ہوں اور وہ گناہ جن کو اس نے آنکھوں سے کیا ہو، اور وہ گناہ جو اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں سب کو معاف فرما دیتے ہیں۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ مضمون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی دفعہ سنا ہے۔ (احمد)

(۵) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے یہ فرمایا کہ میں نے تمہاری اُمت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس کا میں نے اپنے لئے عہد کر لیا ہے کہ جو شخص ان پانچوں نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے اس کو اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کروں گا اور جو ان نمازوں کا اہتمام نہ کرے تو مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ (احمد، ابوداود، نسائی)

لقمان حکیمؒ کا اپنے بیٹے کو چار باتوں کی نصیحت

حضرت لقمانِ حکیمؒ نے اپنے بیٹے کو چار باتوں پر پابندی کی نصیحت فرمائی۔

(۱) اِذَا كُنْتَ فِي الصَّلٰوةِ فَاحْفَظْ قَلْبَكَ:۔

جب آپ نماز میں کھڑے ہو تو اپنے دل کی حفاظت کرنا۔

یعنی نماز کے دوران اِدھر اُدھر کے خیالات میں گم نہ ہو بلکہ پورے دھیان اور نماز کی حضوری کے ساتھ اللہ رب العزت کی طرف متوجہ رہو۔

(۲) وَاِذَا کُنْتَ فِی النَّاسِ فَاحْفَظْ لِسَانَکَ:۔

اور جب آپ لوگوں میں ہو تو اپنی زبان کی حفاظت کرنا۔

یعنی جب آپ لوگوں کے پاس ہو تو غیبت، جھوٹ، چغلی، بیہودہ گفتگو سے اپنی زبان کی حفاظت کرنا۔ حضرت لقمان حکیمؒ سے اس کے آقا نے کہا کہ بکری ذبح کر کے بکری کی سب سے بہتر چیز لے آؤ۔ حضرت لقمان حکیمؒ زبان اور دل لیکر آئے۔ پھر کہا کہ اب اس کی سب سے بُری چیز لے آؤ۔ تب بھی زبان اور دل ہی لیکر آئے۔ پوچھا کیا وجہ ہے؟ کہ یہی چیزیں بُری بھی ہیں اور بہتر بھی۔ فرمایا کہ اگر دل کے خیلات اور زبان سے نکلنے والے الفاظ کا استعمال درست ہو۔ تو یہ دونوں چیزیں سب سے اچھی ہیں۔ اور اگر ان کا استعمال غلط ہو تو سب سے زیادہ بُری بھی یہی چیزیں ہیں۔ اس لئے علماء فرماتے ہیں کہ ہاتھ پاؤں سے ایذا رسانی اور کسی کو تکلیف دینا ہر وقت ممکن نہیں۔ جبکہ زبان سے ہر وقت بلکہ جب چاہو تکلیف دینا ممکن ہے۔ حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم ہے کہ جو شخص مجھے دو چیزوں کی ضمانت دے دے کہ وہ اِن دو چیزوں کا غلط استعمال نہیں کرے گا ایک زبان، دوسری شرمگاہ۔ تو میں اسے جنت کی ضمانت دے دیتا ہوں۔

(۳) وَاِذَا کُنْتَ فِی بَیْتِ النَّاسِ (اَوْ عَلَی الطَّرِیْقِ) فَاحْفَظْ عَیْنَیْکَ:۔

اور جب آپ کسی کے گھر ہو (یا کسی راستے پر) تو اپنی نظر کی حفاظت کرنا۔ اس لئے کہ پھر یہی نظر انسان کو زنا جیسے کبیرہ گناہ تک پہنچاتی ہے۔

(۴) وَاِذَا کُنْتَ عَلَی الطَّعَامِ فَاحْفَظْ بَطْنَکَ:۔

اور جب آپ کھانے کے لئے دسترخوان پر ہو تو اپنے پیٹ کی حفاظت کرنا۔ یعنی یہ دیکھنا ہے کہ یہ کھانا حلال ہے یا حرام۔ اگر حلال ہے تو کھالے اور اگر حرام ہے تو بچے۔

مسائل کا حل نماز میں

اللہ تعالیٰ کی قدرت سے براہ راست استفادہ کے لئے سب سے اہم عمل نماز ہے۔ یہ

بات یاد رہے کہ یہ دنیا دارالامتحان یعنی امتحان کی جگہ ہے۔اس دنیا میں رہتے ہوئے ضرور ہر انسان یا خوشی کی حالت میں ہوتا ہے یا پھر غمی، پریشانی میں۔اسی طرح یا توصحت ہوگی یا بیماری، کاروبار میں نفع ہوگا یا نقصان۔اس لئے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

حضور پاک وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسائل کے حل اور ہر مشکل وقت میں نماز، صبر اور دعاؤں کے اہتمام اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے کا حکم فرمایا ہے اور اپنے عمل سے دکھلایا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی مشکل اور سخت حالات میں نہ کبھی کسی کو تعویذ دیا ہے اور نہ ہی کسی کو تعویذ کے بارے میں حکم فرمایا ہے اور نہ ہی صحابہ کرامؓ کا یہ عمل رہا ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ نماز، توبہ استغفار اور اعمال کی طرف رجوع کرنے حکم فرمایا ہے۔اس لئے جب کبھی ہمارے اوپر مشکل حالات آجائیں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ قرآن مجید اور حدیث میں کس عمل کا حکم دیا گیا ہے؟ پڑھئے اور عمل کیجئے۔

حدیث پاک میں آتا ہے۔عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ، فَزَعَ إِلَى الصَّلٰوةِ (ابوداود واحمد)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی سخت امر (معاملہ) پیش آتا تھا تو نماز کی طرف فوراً متوجہ ہوتے تھے۔

قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔

اے ایمان والو تم اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرو نماز اور صبر کے ساتھ، بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

فائدہ: ماخوذ از فضائل اعمال۔نماز اللہ کی بڑی رحمت ہے، اس لئے ہر پریشانی کے وقت میں ادھر متوجہ ہو جانا گویا اللہ کی رحمت کی طرف متوجہ ہونا ہے اور جب رحمت الٰہی مساعد اور مددگار ہو تو پھر کیا مجال ہے کسی پریشانی کی کہ باقی رہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آندھی چلتی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوراً مسجد میں تشریف لے جاتے تھے اور جب تک آندھی بند نہ ہو جاتی مسجد سے نہ نکلتے۔اسی طرح

جب سورج یا چاند گرہن ہوجاتا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فوراً نماز کی طرف متوجہ ہوجاتے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ پہلے انبیاء علیہم السلام کا بھی یہی معمول تھا کہ ہر پریشانی کے وقت نماز کی طرف متوجہ ہوجاتے تھے (فضائل اعمال نماز کی فضیلت کا بیان)

نماز کے ذریعہ سے مسئلہ حل ہوگیا اس پر واقعہ

کتابوں میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا واقعہ لکھا ہے کہ گھر میں فاقہ تھا یعنی کھانے کے لئے کچھ نہ تھا۔ بیوی سے کہا کہ تم گھر میں نماز پڑھ لو اور اللہ رب العزت سے مانگو۔ اور میں مسجد جا کر نماز پڑھوں گا اور اللہ رب العزت سے اس مسئلے کا حل چاہوں گا۔

چنانچہ ایک دفعہ انہوں نے اس حاجت کے لئے نماز پڑھی کچھ نہ ملا، دوسری بار نماز پڑھی پھر بھی کچھ نہیں ملا، تو مایوس نہ ہوئے بلکہ اپنی نماز میں ہی کوتاہی اور عدمِ اخلاص وخشوع کو بتایا۔ چنانچہ جب تیسری دفعہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو کیا دیکھا کہ خشک چکی آٹا دے رہی ہے، اور یوں اُن کا مسئلہ حل ہوتے ہوئے کھانے کے لئے بہت کچھ ملا۔

فائدہ۔ اگر ہم بھی مشکلات کے وقت خشوع وخضوع اور اخلاص اور یقین کے ساتھ اللہ کے حضور دو رکعت نماز پڑھیں اور اللہ رب العزت سے مانگیں تو جس طرح اللہ رب العزت نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مسائل کو حل فرمایا تھا تو اسی طرح ہمارے مسائل بھی حل فرمائیں گے۔

نماز پر نجات کا سبق آموز واقعہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ قصہ وارد ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ مبارک میں شام کے شہروں سے مدینہ کی طرف تجارت کرتا تھا۔ اور وہ شخص قافلوں کے ساتھ نہ چلتا ذاتِ باری تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے۔

ایک مرتبہ اسی دوران وہ شام سے آرہا تھا کہ ایک چور اس کے سامنے گھوڑے پر سوار ہوکر آیا اور اس نے تاجر کو پکار کر کہا ٹھہر جا۔ تو تاجر ٹھہر گیا۔ اور اس چور سے کہا کہ تیرا کام مال

سے ہے۔تو چور نے اس سے کہا کہ مال تو میرا ہی مال ہے۔میں تو تیری جان بھی چاہتا ہوں (یعنی تجھے بھی قتل کروں گا) تو اس تاجر نے چور سے کہا کہ تو مجھے مہلت دے تاکہ میں نماز پڑھ لوں۔تو اس چور نے کہا کہ تو کر لے جو تیرے جی میں آرہا ہے۔اس شخص نے چار رکعات نماز پڑھی اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہنے لگا۔

يَارَحِيمُ،يَاوَدُوْدُيَاذَاالْعَرْشِ الْمَجِيدِ!يَامُبْدِئُ يَامُعِيدُ!يَافَعَّالُ لِّمَايُرِيْدُ! اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ مَلَاَ اَرْكَانَ عَرْشِكَ وَاَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ الَّتِيْ قَدَرْتَ بِهَا عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ وَاَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ لَّآاِلٰهَ اِلَّااَنْتَ يَامُغِيْثُ اَغِثْنِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

ترجمہ۔اے انتہائی رحم کرنے والے،اے بے پناہ محبت کرنے والے،اے عرش کے مالک عظمت والے،اے ظاہر کرنے والے،اے لوٹانے والے،اے ہر اس کام کو کر گزرنے والے جس کا ارادہ کر لے۔میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے چہرے کے اِس نور کے طفیل جس نے تیرے عرش کے تمام ارکان کو بھر دیا اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری اُس قدرت کے طفیل جس کے ذریعہ سے تو اپنی تمام مخلوقات پر قدرت رکھتا ہے اور میں تجھ سے تیری اس رحمت کے طفیل سوال کرتا ہوں جس نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔اے فریاد رسی کرنے والے تو میری مدد فرما۔

یہ کلمات اس تاجر نے تین مرتبہ پڑھے۔تو اسی وقت ایک گھڑسوار نمودار ہوا جس کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔جب اس چور نے شاہسوار کو دیکھا تو تاجر کو چھوڑ دیا اور شاہسوار کی طرف چل دیا۔ جب وہ شاہسوار کے قریب ہوا۔تو شاہسوار نے اس کو نیزہ مارا۔اور پھر اس چور کو گھوڑے سے گرادیا پھر اسے قتل کر دیا۔اور تاجر سے کہا۔تو جان لے کہ میں تیسرے آسمان کا ایک فرشتہ ہوں۔ جب تو نے پہلی مرتبہ دعا کی تو ہم نے آسمانوں کے دروازے کھٹکھٹانے کی آواز سنی تو ہم نے کہا کہ کوئی معاملہ پیش آگیا ہے پھر تو نے دوسری مرتبہ دعا کی تو آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے۔اور ان سے آگ کی چنگاری ظاہر ہوئی۔پھر تو نے تیسری مرتبہ دعا کی تو جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور پکارا کون ہے جو اس مصیبت زدہ کی فریاد رسی کرنے والا؟ تو میں نے اللہ تعالیٰ

سے دعا کی کہ مجھے اس قتل کی ذمہ داری سونپ دی جائے۔اور تو جان لے اے اللہ کے بندے کہ جو شخص بھی تیری دعا کے کلمات سے دعا مانگے ہر قسم کی مصیبت میں تو اللہ تعالیٰ اس کی فریادرسی فرمائے گا اور اس کی مصیبت کو دور کردے گا۔پھر وہ تاجر نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو سارا قصہ سنایا۔تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنے بہترین نام سکھلائے ہیں۔جب بھی ان کلمات سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ دعا قبول فرمائیں گے اور جب بھی ان کلمات سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں(بحوالہ نفحة العرب صفحہ ۹۴)

نماز کے فائدے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ (عنکبوت)

ترجمہ۔بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

اس آیت کا ایک مطلب یہ ہے کہ جتنی دیر یہ نمازی نماز میں رہتا ہے تو اس وقت گناہ سے بچا رہتا ہے۔

(۲) دوسرا مطلب یہ ہے کہ یہ نماز اس نمازی کے لئے گناہوں سے بچنے کا سبب بنتی ہے۔

(۳) واقعتاً یہ بات تجربے سے بھی ثابت ہے کہ جو شخص خشوع وخضوع کے ساتھ بروقت نماز پڑھنے کا اہتمام کرتا ہے تو ایسے شخص کے دل میں گناہوں سے کدورت اور نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

(۴) خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھنے سے دل میں نورانیت، اللہ تعالیٰ کی محبت، دین کی محبت اور تقویٰ پیدا ہو جاتا ہے۔

(۵) خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہو جاتی ہے۔جب اللہ کی رحمت ساتھ ہو گی تو کوئی پریشانی نہ رہے۔بلکہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی محبت سے سرور ہی نصیب ہو۔

(۶) سنت کے مطابق نماز پڑھنے سے دل میں عاجزی پیدا ہوتی ہے۔تکبر کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

نماز بے حیائی سے روکتی ہے (واقعہ)

ایک لڑکے کو ایک لڑکی سے محبت ہوگئی۔لڑکی کی کسی دوسری جگہ شادی ہوگئی۔لڑکی بہت نیک تھی،لڑکے نے اس سے کہا کہ ایک مرتبہ ملاقات کرلوتو جوفرمائش ہوگی پوری کروں گا۔لڑکی کی حکمت عملی کہ کہنے لگی ٹھیک ہے مگرآپ چالیس دن تک حضرت عمرؓ کے پیچھے باجماعت نماز پڑھ لیں۔لڑکے نے چالیس دن تک حضرت عمرؓ کے پیچھے نماز پڑھی۔لڑکی نے پیغام بھیجا کہ اگر شرط پوری کرلی ہے تو میں ملاقات کے لیے حاضر ہوں۔لڑکے نے کہا کہ پہلے میرے دل میں آپ کی محبت تھی مگراب اللہ رب العزت کی محبت میرے دل میں ایسی سماچکی ہے کہ آج کے بعد میرا راستہ اورآپ کا راستہ جدا جدا ہے۔لڑکی نے یہ بات اپنے خاوند کو بتلادی۔خاوند نے حضرت عمر فاروقؓ کو بتلادی۔حضرت فاروق اعظمؓ نے یہ سن کرفرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سچ فرمایا ہے کہ ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾بے شک نماز انسان کو بے حیائی اور منکرات سے روکتی ہے۔(ملخص از: خطبات مدنی اور 313 اصلاحی واقعات)

باجماعت نماز پڑھنے کے فضائل

۔وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ۔اورتم نماز قائم کرو اورزکوٰۃ دواوررکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو(یعنی باجماعت نماز پڑھو)۔

(۱) حضوراقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس درجہ زیادہ ہوتی ہے۔(بخاری،مسلم،ترمذی)

(۲)حضوراقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آدمی کی وہ نماز جو جماعت سے پڑھی گئی ہواس نماز سے جو گھر میں پڑھ لی ہو یا بازار میں پڑھ لی ہو پچیس درجہ ''اَلْمُضَاعَفُ(زیادہ)ہوتی ہے ،اور بات یہ ہے کہ جب آدمی وضوء کرتا ہے اور وضوء کو کمال درجہ تک پہنچادیتا ہے،پھر مسجد کی طرف صرف نماز کے ارادہ سے چلتا ہے،کوئی اور ارادہ اس کے ساتھ شامل نہیں ہوتا تو جوقدم بھی رکھتا ہے اس کی وجہ سے ایک نیکی بڑھ جاتی ہے اور ایک خطا معاف ہوجاتی ہے اور پھر جب

نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے تو جب تک وہ باوضوء بیٹھا رہے گا فرشتے اس کے لئے مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے ہیں اور جب تک آدمی نماز کے انتظار میں رہتا ہے وہ نماز کا ثواب پاتا رہتا ہے۔(بخاری و مسلم)

(۳) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص چالیس دن اخلاص کے ساتھ اس طرح نماز پڑھے کہ تکبیرِ اولیٰ فوت نہ ہو تو اس کو دو پروانے ملتے ہیں: ایک پروانہ جہنم سے چھٹکارے کا، دوسرا نفاق سے بری ہونے کا۔(ترمذی)

(۴) حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص اچھی طرح وضوء کرے، پھر مسجد میں نماز کے لئے جائے اور وہاں پہنچ کر معلوم ہو کہ جماعت ہو چکی ہے، تو بھی اس کو جماعت کی نماز کا ثواب مل جائے گا اور اس ثواب کی وجہ سے لوگوں کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوگی جنہوں نے جماعت سے نماز پڑھی ہے۔(ابوداؤ، نسائی)

(۵) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ دو آدمیوں کی جماعت کی نماز کہ ایک امام ہو، ایک مقتدی، اللہ کے نزدیک چار آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے زیادہ پسندیدہ ہے، اسی طرح چار آدمیوں کی جماعت کی نماز آٹھ آدمیوں کی متفرق نماز سے زیادہ محبوب ہے اور آٹھ آدمیوں کی جماعت کی نماز سو آدمیوں کی متفرق نمازوں سے بڑھی ہوئی ہے۔ایک دوسری حدیث میں ہے، اسی طرح جتنی بڑی جماعت میں نماز پڑھی جائے وہ اللہ کو زیادہ محبوب ہے مختصر جماعت سے۔(طبرانی)

باجماعت نماز نہ پڑھنے پر سخت وعید

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْیَتِیْ، فَیَجْمَعُوْا اِلَیَّ حُزَمًا مِّنْ حَطَبٍ، ثُمَّ اٰتِیَ قَوْمًا یُصَلُّوْنَ فِیْ بُیُوْتِهِمْ لَیْسَتْ بِهِمْ عِلَّةٌ، فَاُحَرِّقُهَا عَلَیْهِمْ (رواه مسلم، ابوداود)

ترجمہ۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ چند جوانوں سے کہوں کہ بہت سا ایندھن اکٹھا کر کے لائیں، پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو بلا عذر گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں اور جا کر ان کے گھروں کو جلا دوں۔(بخاری و مسلم، ابوداؤد)

فائدہ؛ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باوجود اس شفقت و رحمت کے جو امت کے حال پر تھی اور کسی شخص کی ادنیٰ سی تکلیف بھی گوارہ نہ تھی ان لوگوں پر جو گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں اور اس قدر غصہ ہیں کہ ان کے گھروں میں آگ لگا دینے کو بھی تیار ہیں

(۲) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص آذان کی آواز سنے اور بلا کسی عذر کے نماز کو نہ جائے (وہیں پڑھ لے) تو وہ نماز قبول نہیں ہوتی۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ عذر سے کیا مراد ہے؟ارشاد ہوا کہ مرض ہو یا کوئی خوف ہو۔(ابوداؤد، ابن حبان)

فائدہ۔قبول نہ ہونے کے یہ معنیٰ ہیں کہ اس نماز پر جو ثواب اور انعام حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے ہوتا وہ نہ ہوگا، گو فرض ذمہ سے اُتر جائے گا اور یہی مراد ہے ان حدیثوں سے جن میں آیا ہے کہ اس کی نماز نہیں ہوتی، اس لئے کہ ایسا ہونا بھی کچھ ہونا ہوا جس پر انعام واکرام نہ ہو۔یہ ہمارے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے، ورنہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کی ایک جماعت کے نزدیک ان احادیث کی بنا پر بلا عذر جماعت کو چھوڑنا حرام ہے اور جماعت سے پڑھنا فرض ہے حتیٰ کہ بہت سے علماء کے نزدیک نماز ہوتی ہی نہیں۔(فضائل اعمال)

اس لئے میرے دوستو ؛ باجماعت نماز پڑھنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے بلکہ جب ہم آذان کی آواز سنیں تو فوراً مسجد کی طرف روانہ ہو کر صفِ اول پانے کی کوشش کریں۔جو حضرات بغیر عذرِ شرعی کے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں تو ان کی یہ عبادت ناقص ہے۔کیونکہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ بغیر عذر کے گھروں میں نماز نہیں ہوتی اس لئے کہ کامل نماز کا نزول ہی جماعت کے ساتھ ہوا ہے۔

عورت کی کامل نماز

عورتوں کے لئے کامل نماز جو اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ قبول ہونے والی ہو اور سب سے زیادہ اجر کو بڑھا دینے والی ہو، وہ نماز ہے جو اپنے گھر کے صحن کے بجائے کمرے کے کسی کونے میں ادا کی جائے۔اس لئے کہ عورت جتنی زیادہ پردے کا اہتمام کرے گی اس پر اس

کو اجر وثواب بھی زیادہ ملے گا۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں ایک روز نبی علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے سوال کیا۔ کہ عورت کے لئے سب سے بہتر چیز کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ خاموش رہے۔ پھر میں گھر گیا اور حضرت فاطمہؓ سے یہی سوال کیا تو انہوں نے فرمایا (لَایَرَیْنَ الرِّجَالَ وَلَایَرَوْنَهُنَّ)۔

یعنی عورتوں کے لئے سب سے بہتر وافضل یہ ہے کہ نہ وہ نامحرم مردوں کو دیکھیں، نہ مرد ان کو دیکھیں۔ میں نے ان کا یہ جواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آ کر نقل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ صَدَقَتْ اِنَّهَا بِضْعَةٌ مِّنِّیْ ''اس نے درست کہا بے شک وہ میرے جگر کا ایک ٹکڑا ہے۔

مسئلہ۔ عورت کے لئے نماز میں جسم کے جن حصوں کا ڈھانکنا فرض ہے، اگر اچانک کوئی عضو چوتھائی یعنی تین انگلیوں کے برابر کھلا رہ گیا اور تین بار سبحان اللہ کہنے کے بقدر کھلا رہا تو نماز ٹوٹ جائے گی، دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ اگر اتنی دیر نہیں لگی، کھلتے ہی ڈھک لیا تو نماز ہو گئی۔

نماز نہ پڑھنے اور قضاء کرنے پر وعیدیں اور عذاب

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہو گئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال اور دولت سب چھین لیا گیا ہو۔ (ابن حبان واحمد فی مسندہ)

(۲) ایک مرتبہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز کا ذکر فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہو گی اور حساب پیش ہونے کے وقت حجت ہو گی اور نجات کا سبب ہو گی۔ اور جو شخص نماز کا اہتمام نہ کرے اس کے لئے قیامت کے نہ نور ہو گا اور نہ اس کے پاس کوئی حجت ہو گی اور نہ نجات کا کوئی ذریعہ اس کا حشر فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔ (احمد، طبرانی)

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص نماز کو قضا کر دے گو یا وہ بعد میں پڑھ بھی

لے پھر بھی اپنے وقت پر نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک حقب جہنم میں جلے گا اور حقب کی مقدار اسی (۸۰) برس کی ہوتی ہے اور ایک برس تین سو ساٹھ دن کا اور قیامت کا ایک دن ہزار برس کا ہوگا اس حساب سے ایک حقب کی مقدار دو کروڑ اٹھاسی لاکھ برس ہوئی؛ ۲۸۸۰۰۰۰۰۔ (حاکم والبیہقی)

(۴) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اسلام میں کوئی بھی حصہ نہیں اس شخص کا جو نماز نہ پڑھتا ہو اور بے وضوء کی نماز نہیں ہوتی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ دین بغیر نماز کے نہیں نماز دین کے لئے ایسی ہے جیسا آدمی کے بدن کے لئے سر ہوتا ہے۔ (حاکم، البزار، والطبرانی فی الاوسط)

(۵) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رشاد ہے کہ نماز چھوڑنا آدمی کو کفر سے ملا دیتا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے کہ بندہ کو اور کفر کو ملانے والی چیز صرف نماز چھوڑنا ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد ہے کہ ایمان اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

بے نمازی کے لئے حکم

(۱) جنہوں نے نماز کو ضایع کیا وہ عنقریب جہنم کے ایک خاص طبقے میں ڈالے جائیں گے۔ (القرآن)

(۲) بے نمازی کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے اور آخرت میں سختی سے حساب لیا جائے گا۔

(۳) صالحین کی علامت بے نمازی کے چہرے سے ہٹا دی جاتی ہے۔ (الحدیث)

(۴) بے نمازی کو کسی عمل کا ثواب نہ دیا جائے گا۔ (الحدیث)

(۵) جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی تحقیق اس نے کفر کیا۔ (حدیث)

(۶) بے نمازی کی عمر میں برکت نہ ہوگی۔ (حدیث)

(۷) بے نمازی کی دعا قبول نہ ہوگی۔ (حدیث)

(۸) بے نمازی بھوک اور پیاس کی حالت میں مرے گا اس کی پیاس نہ بجھے گی اگر چہ دریاؤں کا پانی پلا دیا جائے۔ (حدیث)

(۹) بے نمازی کا حشر فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (حدیث)

(۱۰) جان بوجھ کر نماز چھوڑ دینے والا مذہب سے نکل جاتا ہے۔(حدیث)

(۱۱) مومن اور کافر میں نماز چھوڑنا ہی فرق ہے۔(الحدیث)

(۱۲) بے نمازی کو قید میں ڈالا جائے تاوقتیکہ توبہ کرے۔(امام اعظم ابوحنیفہؒ)

(۱۳) سلطانِ اسلام، بے نمازی کے قتل کا حکم دیں۔(امام مالکؒ)

(۱۴) بے نمازی واجب القتل ہے۔(امام شافعیؒ)

(۱۵) ترکِ نماز کفر ہے۔(امام احمد بن حنبلؒ)

(۱۶) بے نمازی سے خنزیر بھی پناہ مانگتا ہے۔(سلطان باہوؒ)

(۱۷) بے نمازی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔(ولی کامل عبدالقادر جیلانیؒ)

بے نمازی کی نحوست

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جس گھر میں ایک بے نمازی موجود ہو تو اس کے نماز نہ پڑھنے کی نحوست چالیس گھروں تک پہنچتی ہے۔ کیونکہ عبادات میں بھی اثر ہے لیکن ہر عبادت کا اثر جدا اور منفرد ہے، جیسے زکوٰۃ دینے سے بخل نکل جاتا ہے وغیرہ، تو اسی طرح نماز بھی اثر رکھتی ہے، نماز کا اثر صرف زمین پر نہیں بلکہ آسمانوں اور فضاؤں میں، خلاؤں پر بھی ہوتا ہے۔(فضائل اعمال)

سوال۔اب اگر کوئی سوال کرے کہ عبادات تو جسم نہیں رکھتی ان میں اثر کہاں سے آ گیا، یہ عقل نہیں مانتی۔

جواب۔اس کا جواب یہ ہے کہ پھر بات چیت بھی جسم اور وجود نہیں رکھتی لیکن اثر ضرور رکھتی ہے۔وہ اس طرح کہ اگر کسی سے کوئی کہہ دے ،گدھے، کتے یا خنزیر'' تو کیا ان باتوں کا اس پر اثر نہیں ہوگا، ضرور ہوتا ہے بلکہ انسان یہ سنکر غصہ سے آگ بگولا ہو جائے گا۔ تو جس طرح بات چیت جسم کے بغیر اثر رکھتی ہے تو ایسے ہی نماز کا بھی اثر ہے۔

بے نمازی کے بارے میں فتاویٰ

امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ بے نمازی کو جیل میں قید کر لیا جائے تاوقتیکہ توبہ کرے کہ میں آئندہ نماز قضا نہیں کروں گا۔

امام شافعیؒ کا فتویٰ ہے کہ اگر کوئی کسی کافر کے بارے میں وصیت کرے تو اس پر عمل کیا جائے گا، لیکن اگر بے نمازی کے بارے میں وصیت کرے تو اس پر عمل نہیں ہوگا یعنی اس وصیت کو پورا نہیں کیا جائے گا۔

بے نمازی سے خنزیر بھی پناہ مانگتا ہے

ایک بزرگ نے اپنے بیان میں فرمایا کہ مخلوقات میں سے انسان جو اشرف المخلوقات ہے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے کہ اے اللہ تیرا بہت شکر ہے کہ تو نے ہمیں انسان پیدا کیا ہے حیوان نہیں بنایا۔ حیوانات میں سے حلال جانور جو ذبح کے بعد کھائے جاتے ہیں جیسے بکری، گائے، بیل وغیرہ۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اے اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے ہمیں حلال کھانے والے جانور تو پیدا کیے ہیں مگر گدھا نہیں بنایا۔ گدھے بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اے اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے ہمیں گدھا تو پیدا کیا ہے مگر کتا نہیں بنایا۔ کتے بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ تیرا شکر ہے کہ تو نے ہمیں کتا تو پیدا کیا ہے مگر خنزیر نہیں بنایا۔ خنزیر جیسے نجس العین جانور بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے کہ اے اللہ تعالیٰ تیرا شکر ہے کہ تو نے ہمیں خنزیر تو پیدا کیا ہے مگر بے نمازی نہیں بنایا۔

فائدہ۔ میرے دوستو! آپ نے دیکھا کہ نماز چھوڑ دینا اتنا بڑا جرم اور گناہ ہے کہ بے نمازی سے خنزیر جیسے ناپاک جانور بھی پناہ مانگتا ہے۔

اونٹ کا اپنے مالک کو نماز نہ پڑھنے پر جگانے کا عجیب واقعہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی حاضر ہوئے اور اپنے اونٹ کے بارے میں شکایت کی

۔کہا یارسول اللہ میں اپنے اونٹ کووقت پر کھلاتا پلاتا ہوں لیکن جب میں رات کو آرام کرنے کے لئے سوجاتا ہوں تو میرا اونٹ مجھے آرام کرنے نہیں دیتا بلکہ چیختا چلاتا ہے۔آپ ﷺ نے بات سنکر فرمایا کہ آپ نے تو اونٹ کے خلاف دعویٰ کیا، مدعی بن گئے۔اب آپ اونٹ بھی حاضر کردے کہ میں اس کی بھی سن لو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔اس وقت اللہ رب العزت نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو اونٹ کی بولی سمجھادی کہ وہ کیا کہہ رہا ہے(جس سے یہ بھی پتہ چلا کہ فیصلہ کرنے والے کو جانبین سے بات سننے کے بعد ہی فیصلہ کرنا چاہیئے نہ کہ ایک طرف بات سنکر اکتفا کرنے سے اسلئے کہ اس میں مغالطہ ہوسکتا ہے۔)

چنانچہ جب اونٹ حاضر ہوا تو ادب کی وجہ سے دوزانو بیٹھ گیا۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اونٹ تمہارا مالک تمہاری شکایت کرتا ہے کہ میں اس کی اچھی طرح خدمت کرتا ہوں وقت پہ کھلاتا پلاتا ہوں لیکن جب رات ہوجاتی ہے تو یہ چیختا چلاتا ہے مجھے آرام کرنے نہیں دیتا۔اونٹ نے یہ سنکر آنکھوں میں آنسو آئے اور کہا کہ ہاں یارسول اللہ میرا مالک سچ کہتا ہے۔واقعتاً یہ میری بڑی خدمت کرتا ہے، وقت پر کھلاتا پلاتا ہے۔لیکن یارسول اللہ میں نے بھی بوجھ اٹھانے سے انکار نہیں کیا ہے بلکہ یہ جتنا بوجھ میرے اوپر رکھتا ہے میں اٹھانے سے انکار نہیں کرتا اٹھاکے چل دیتا ہوں۔یارسول اللہ جہاں تک تعلق ہے اس بات کا کہ یہ مجھے رات کو آرام کرنے نہیں دیتا۔یارسول اللہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مغرب کو کام کرکے تھکا ہوا گھر پہنچتا ہے میں بھی بوجھوں کو اٹھا اٹھا کر تھکا ہوا ہوتا ہوں، اب یہ گھر آکر مغرب کی نماز پڑھتا ہے اس کے بعد کھانا کھاتا ہے، عشاء کی نماز پڑھے بغیر سوجاتا ہے۔یارسول اللہ ﷺ جب رات کا ایک حصہ گزرجاتا ہے تو میں سوچتا ہوں کہ یہ ابھی اٹھ کے نماز پڑھے گا مگر یہ سویا ہی رہتا ہے۔یارسول اللہ جب رات کا دوسرا حصہ گزرنے لگتا ہے تو میں سوچتا ہوں کہ یہ ابھی اٹھ کے نماز پڑھے گا مگر اس کی آنکھیں بند ہی رہتی ہیں، یارسول اللہ جب رات گزرنے لگ جاتی ہے اور صبح قریب ہونے لگتی ہے تو پھر میں چیخنا چلانا شروع کردیتا ہوں تاکہ اس کی آنکھیں کھل جائیں اور جاگ جائیں کہیں ایسا نہ ہو کہ صبح ہوجائے اور اس کی نماز قضا ہوجائے۔مجھے ڈر ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کل قیامت کے

دن اللہ تعالیٰ مجھ سے پوچھے کہ تیرا مالک عشاء کی نماز پڑھے بغیر سو رہا تھا اور اس کی نماز قضا ہو رہی تھی تو تو کدھر تھا، تو میں خدا کو کیا جواب دوں گا۔

آج ہر چیز کا احساس ہے مگر نماز کا نہیں

اونٹ ایک غیر مکلف جانور ہے اس سے نہیں پوچھا جاتا مگر پھر بھی اس کو اپنے مالک کے بارے میں احساس ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی نماز قضا ہو جائے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھ سے پوچھے تو میں اپنے پروردگار کو کیا جواب دوں گا۔ آج اگر احساس نہیں تو انسان کو نہیں۔ گھر میں اگر کوئی معمولی سا نقصان ہو جاتا ہے تو اس کے بارے میں پوچھا جاتا ہے، یا اگر بچہ اسکول، ٹیوشن نہیں جاتا تو پوچھا جاتا ہے بلکہ اس کی تنبیہ کی جاتی ہے اور سمجھایا جاتا ہے کہ دیکھو آپ کے مستقبل کا مسئلہ ہے، غیر حاضری نہ کرو، حالانکہ یہ بھی ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رزق کا ذمہ لیا ہے، اور ہر انسان کا رزق اس کی پیدائش سے پہلے لکھا جاتا ہے۔ مگر دین اور نماز کے بارے میں احساس نہیں۔ جوان بچے اور بچیاں، گھر کے دیگر افراد نمازوں پر نمازیں قضا کر رہے ہیں کوئی احساس تک نہیں کہ اللہ رب العزت کا اتنا بڑا حکم ٹوٹ رہا ہے۔ اگر دنیاوی کوئی بڑا بادشاہ یا آفیسر ہی کسی کام کے کرنے کے بارے حکم دیں تو کتنی پابندی کے ساتھ اس حکم کو بجالایا جاتا ہے مگر بادشاہوں کے بادشاہ نے ایک بار نہیں بلکہ سینکڑوں بار نماز کا حکم فرمایا کوئی احساس تک نہیں۔ شیطان نے ایک سجدے کا نکار کیا ہمیشہ کے لئے مردود ٹھہرا جبکہ بے نمازی عملاً سینکڑوں سجدوں کا انکار کر بیٹھتا ہے، کوئی پرواہ نہیں بلکہ احساس تک نہیں کہ ایک دن مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے سامنے کھڑا کر کے نماز بلکہ ذرے ذرے کا حساب لیں گے۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے کی اور نماز جیسے اہم فرض اور عمل کو اپنے وقت پر صحیح طریقے سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں، آمین۔

نماز میں سستی پر عذاب کا واقعہ

(۱) ایک شخص نماز جیسی اہم عبادت میں سستی کرتا تھا، جب وہ فوت ہو گیا اور اسے قبر میں اتارا تو بھائی سے قبر میں اتارتے وقت بٹوا گر گیا۔ بعد دفنانے کے جب بٹوا یاد آیا تو مجبوراً قبر کو کھولنا

پڑا۔ جب دیکھا تو قبر آگ سے بھری ہوئی ہے اور اس میں سخت آگ جل رہی ہے۔ حدیث پاک میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا پھر جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

(۲) حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ معراج کی رات آسمانوں پر تشریف لے گئے اور آپؐ نے جنت اور جہنم کو دیکھا، تو جہنم کے اندر عورتوں کو کثرت سے دیکھا جن کو مختلف طریقوں سے عذاب ہو رہا تھا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا؛ کہ میں نے جہنم میں ایک عورت کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ اس کے سر کے ساتھ باندھ دیے گئے ہیں اور ٹانگیں اس کی سینے کے ساتھ۔ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اس عورت کا کیا جرم تھا اور اس سے کونسا ایسا گناہ سرزد ہوتا تھا جس کی وجہ سے وہ اس قدر سخت عذاب میں گرفتار تھی؟

جواب: میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ عورت تھی جو دنیا میں پاکی ناپاکی کا خیال نہیں رکھتی تھی، نماز کو آگے پیچھے کرتی تھی۔ غسلِ فرض میں تاخیر کرتی تھی اور نمازوں میں سستی کرتی تھی۔ بس نماز کے لئے بہانہ بنا لیتی تھی کہ آج بچے نے پیشاب کیا ہے، کپڑے ناپاک ہیں، آج تو مہمان آئے ہیں کھانے بنانے ہیں۔ آج وہ عورت ان دو وجوہات کی بنا پر سخت عذاب میں گرفتار ہوگی۔ یہ عادت واقعتاً عورتوں میں بکثرت پائی جاتی ہے کہ بس نماز کو آگے پیچھے کرنے کے لئے بہانے تلاش کرتی ہیں۔ کبھی تو بچے کے پیشاب کا بہانہ بنا لیا اور کبھی مہمانوں کے لئے کھانے بنانے کا بہانہ بنا لیا۔ اگر کپڑے ناپاک ہے تو تبدیل کر دیں یا پھر دھو لیں، اسی طرح اگر مہمان آئے ہیں تو وہ بھی مسلمان ہوں گے، ان سے بھی کہہ دیا جائے کہ نماز کا وقت ہے آپ بھی مسجد جا کے نماز پڑھ لیں اور ہم بھی نماز پڑھ لیں گی اس کے بعد جو مرضی ہے کھانے بنائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائیں آمین۔ (الترغیب، چھ گناہ گار عورتیں)

وضو کے فضائل

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى، يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ

ترجمہ۔اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے۔ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو پہلے اپنے منہ کو اور کہنیوں تک اپنے ہاتھوں کو دھولیا کرو، اپنے سروں کا مسح کرلیا کرو، اور اپنے پاؤں بھی ٹخنوں تک دھولیا کرو۔

وَقَالَ تَعَالیٰ۔وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ)سورہ توبہ)

ترجمہ۔اور اللہ تعالیٰ خوب پاک رہنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔

(۱)عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ،سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ،اِنَّ اُمَّتِیْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ ،فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ(رواہ البخری)

ترجمہ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا؛ میری امت قیامت کے دن اس حال میں بلائی جائے گی کہ ان کے ہاتھ ، پاؤں اور چہرے وضو میں دُھلنے کی وجہ سے روشن اور چمکدار ہوں گے، لہٰذا جو شخص اپنی روشنی کو بڑھانا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے بڑھائے۔(بخاری)

(۲) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا؛ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا (یعنی سنتوں اور آداب ومستحبات کا خوب خیال رکھا) تو اس کے گناہ جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں (مسلم)

(۳) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا؛ تم میں سے جو شخص (مستحبات اور آداب کا اہتمام کرتے ہوئے) اچھی طرح وضو کرے پھر "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ،وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" پڑھے اس کے لئے یقینی طور پر جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہوجائے۔

ایک اور روایت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ کلمات نقل کئے گئے ہیں؛اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ، وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ (رواہ الحاکم، ومسلم)

ترجمہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں میں سے بنا۔ (حاکم ومسلم)

فرض نمازوں کا وقت

(۱) فجر کا وقت صبح صادق ہوتے ہی شروع ہوجاتا ہے اور سورج کا طلوع شروع ہونے تک باقی رہتا ہے یعنی جب سورج طلوع ہونا شروع ہوتا ہے تو نماز فجر کا وقت ختم ہوجاتا ہے۔

(۲) ظہر کا وقت سورج ڈھل جانے کے بعد شروع ہوجاتا ہے اور جب تک ہر چیز کا سایہ اس کے اصلی سایہ کے علاوہ دوگنا نہ ہوجائے، باقی رہتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر چیز کا سایہ جو عین زوال کے وقت ہوتا ہے، اس کو چھوڑ کر جب سایہ اس چیز سے دوگنا ہوجائے تو اس وقت نمازِ ظہر کا وقت ختم ہوجاتا ہے۔

(۳) نمازِ ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد نمازِ عصر کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور سورج غروب ہونے تک باقی رہتا ہے، لیکن جب سورج زرد پڑجائے تو نمازِ عصر کا مکروہ وقت شروع ہوجاتا ہے۔ (محتاط اندازے کے مطابق ایسا غروب سے تقریباً سولہ منٹ پہلے ہوتا ہے۔ احسن الفتاویٰ، ج ۲، ص ۱۴۳)

(۴) جب سورج چھپ جائے تو مغرب کا وقت شروع ہوجاتا ہے، جو سرخ روشنی (جسے "شفق احمر" کہتے ہیں) غائب ہونے تک باقی رہتا ہے۔

سوال؛ گھنٹوں کے اعتبار سے بتائیے کہ تقریباً کتنے وقت تک نمازِ مغرب کا وقت رہتا ہے؟

جواب؛ گھنٹوں کے اعتبار سے تعیین ممکن نہیں۔ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ البتہ پاکستان کے علاقوں میں گھنٹہ بھر تو رہتا ہی ہے۔ لہٰذا تھوڑی بہت دیر ہوجائے تو نماز کو قضا سمجھ کر چھوڑ نہ دینا چاہیئے۔ (احسن الفتاویٰ ج ۲، ص ۱۴۳۔ خواتین کا دینی معلم)

(۵) نمازِ مغرب کا وقت ختم ہوتے ہی عشاء کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور صبح صادق تک باقی رہتا ہے، لیکن آدھی رات کے بعد عشاء کا وقت مکروہ ہوجاتا ہے۔اس لئے کہ نماز قضا ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔

نمازوں کی رکعات

(۱) نمازِ فجر کی چار رکعتیں ہیں؛ پہلے دوسنت پھر دوفرض۔

(۲) نمازِ ظہر کی بارہ رکعتیں ہیں۔ پہلے چار سنتیں پھر چار فرض پھر دوسنت پھر دونفل۔

(۳) نمازِ عصر کی آٹھ رکعتیں ہیں۔ پہلے چار سنتیں (غیر مؤکدہ) پھر چار فرض۔

(نمازِ مغرب کی سات رکعتیں ہیں۔ پہلے تین فرض پھر دوسنتیں پھر دونفل۔

(۵) نمازِ عشا کی سترہ رکعتیں ہیں۔ پہلے چار سنتیں (غیر مؤکدہ) پھر چار فرض پھر دوسنتیں پھر دونفل پھر تین وِتر پھر دونفل۔

ممنوع اوقات

سوال کچھ ایسے اوقات بھی ہیں جن میں کوئی نماز صحیح نہ ہو؟

جواب؛ جی ہاں! تین اوقات ایسے ہیں کہ جن میں کوئی نماز بھی صحیح نہیں ہوتی۔ نہ فرض نہ نفل۔ وہ اوقات یہ ہیں۔

(۱) سورج نکلنے کے وقت۔ (۲) بالکل دوپہر (یعنی زوال) کے وقت۔

(۳) سورج غروب ہونے کے وقت۔ ہاں! البتہ اگر اس دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو اور سورج غروب ہونے لگے تو نمازِ عصر ادا کر سکتے ہیں۔

سوال؛ کیا ان تین اوقات کے علاوہ بھی کوئی ممنوع وقت ہے؟

جواب؛ ہاں، دو وقت ایسے ہیں جن میں صرف نفل نماز نہیں پڑھ سکتے، البتہ قضا نماز، سجدہ تلاوت وغیرہ ان بھی درست ہے۔ وہ دو وقت یہ ہیں۔

(۱) فجر کا وقت شروع ہونے سے لے کر ختم ہونے تک، اس میں نفل نماز درست نہیں صرف فجر کی دو سنتیں پڑھیں۔

(۲) عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک۔

نوٹ؛ معلوم ہوا کہ فرض نماز کے لئے ممنوع وقت تین ہیں اور نفل کے لئے پانچ، تین فرض نماز والے اور دو یہ۔ البتہ اگر کوئی تہجد پڑھ رہا تھا کہ فجر کا وقت شروع ہو گیا تو اس کو پورا کرنا بہتر ہے۔ (فتاوی شامیہ، خواتین کا دینی معلم)

سوال؛ فجر کی نماز میں اتنی دیر ہوگئی اور وقت صرف اتنا باقی ہے کہ اس میں صرف دو رکعت پڑھنے کی گنجائش ہے، ایسی صورت میں کیا کرے، سنت پڑھے یا فرض؟

جواب؛ ایسی صورت میں فرض ادا کرے، سنت نہ پڑھے۔ جب سورج نکل کر ذرا روشنی ہو جائے (یعنی اشراق کا وقت ہو جائے) تب سنت پڑھ لے۔ (بحوالہ خواتین کا دینی معلم)

طہارت کا بیان

حدیث؛ فرمایا آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی نماز بغیر پاکی کے قبول نہیں ہوتی اور کوئی صدقہ حرام مال سے قبول نہیں ہوتا (مسلم)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں اور اس میں کسی مسلمان کا اختلاف نہیں ہے کہ جو ان کو فرض نہ مانے، وہ کافر ہو جاتا ہے۔ ان پانچوں نمازوں کے اوقات شریعت نے متعین کر دیے ہیں۔

وضو کے فرائض

وضو میں چار فرض ہیں؛ (۱) پیشانی کے بالوں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کے لو سے دوسرے کان کے لو تک منہ دھونا۔ (۲) دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔ (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی سنتیں

(۱) نیت کرنا۔(۲) شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔(۳) پہلے تین بار دونوں ہاتھ کلائی تک دھونا۔ (۴) تین بار کلی کرنا۔(۵) مسواک کرنا۔(۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا۔(۷) ہر عضو کو تین تین بار دھونا۔(۸) سارے سر کا اور کانوں کا مسح کرنا۔ (۹) ڈاڑھی کا خلال کرنا۔ (۱۰) انگلیوں کا خلال کرنا۔(۱۱) لگاتار اس طرح اعضائے وضو دھونا کہ پہلا عضو خشک نہ ہونے پائے اور دوسرا عضو دُھل جائے (۱۲) ترتیب سے وضو کرنا یعنی پہلے منہ دھونا پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا پھر پورے سر کا مسح کرنا پھر پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

مستحباتِ وضو

(۱) قبلہ رخ ہو کر بیٹھنا (۲) اعضا مَل کر دھونا۔(۳) دائیں طرف سے شروع کرنا۔(۴) بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔(۵) دوسرے سے مدد نہ لینا۔

مکروہاتِ وضو

(۱) ناپاک جگہ وضو کرنا (۲) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۳) پانی زیادہ بہانا یعنی اسراف کرنا۔(۴) خلافِ سنت وضو کرنا۔(۵) زور سے چھپکے مارنا۔یعنی زور سے پانی مارنا۔

وِضو کو توڑنے والی چیزیں۔

ان چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔(۱) پاخانہ کرنا۔(۲) پیشاپ کرنا۔(۳) ہوا خارج ہونا۔(۴) خون یا پیپ نکل کر بہہ جانا۔(۵) منہ بھر کر قے کرہونا۔(۶) ٹیک لگا کر یا لیٹ کر سو جانا۔(۷) نشہ میں مست یا بے ہوش ہو جانا۔(۸) رکوع سجدہ والی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

غسل کے فرائض

غسل کے تین فرض ہیں (۱) خوب حلق تک پانی سے منہ بھر کر کلی کرنا۔(۲) ناک میں سانس کے ساتھ پانی چڑھانا جہاں تک نرم جگہ ہے۔(۳) تمام بدن پر ایک بار پانی بہانا۔

غسل کی سنتیں

(۱) غسل کی نیت کرنا۔(۲) اوّلاً ظاہری ناپاکی دور کرنا اور استنجا کرنا۔(۳) پھر وضو کرنا۔

(۴) بدن کو ملنا۔(۵) سارے بدن پر تین بار پانی بہانا۔

مکروہاتِ غسل۔

(۱) پانی بہت زیادہ گرانا یعنی اسراف کرنا۔(۲) اتنا کم پانی لینا کہ اچھی طرح غسل بھی نہ کر سکے۔(۳) ننگا ہونے کی حالت میں غسل کرتے وقت کسی سے باتیں کرنا۔(۴) قبلہ رو ہو کر غسل کرنا۔

نماز کے فرائض

نماز کے چودہ فرض ہیں جن میں سے سات کا نماز سے باہر پایا جانا ضروری ہے جن کو شرائط نماز کہا جاتا ہے۔ وہ یہ ہیں۔(۱) بدن کا پاک ہونا۔(۲) کپڑوں اور جائے نماز کا پاک ہونا۔(۳) ستر یعنی مردوں کو ناف سے گھٹنوں تک اور عورتوں کو چہرے اور ہتھیلیوں اور قدموں کے علاوہ تمام بدن کا ڈھکنا فرض ہے۔(۴) نماز کی جگہ کا پاک ہونا۔(۵) نماز کا وقت ہونا۔(۶) قبلہ کی طرف منہ کرنا۔(۷) نماز کی نیت کرنا۔

سات فرض نماز کے اندر ہیں جن کو ارکانِ نماز کہا جاتا ہے۔(۸) تکبیرِ تحریمہ یعنی اللہ اکبر سے نماز شروع کرنا۔(۹) قیام یعنی کھڑا ہونا۔(۱۰) قرأت یعنی ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں یا ایک چھوٹی سورت پڑھنا۔(۱۱) رکوع کرنا۔(۱۲) سجدہ کرنا۔(۱۳) قعدہ اخیرہ میں بیٹھنا۔(۱۴) اپنے ارادے سے نماز کو ختم کرنا۔

فرائض کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان فرائض میں سے کوئی فرض بھی جان بوجھ کر یا بھول کر رہ جائے تو سجدہ سہو کرنے سے بھی نماز نہ ہوگی، بلکہ نئے سرے سے نماز کا اعادہ ضروری ہوگا۔

واجباتِ نماز

ذیل کی چیزیں نماز میں واجب ہیں۔(۱)الحمد پڑھنا۔(۲) اس کے ساتھ کوئی سورت ملانا۔(۳)فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا۔(۴)الحمد کو سورت سے پہلے پڑھنا۔(۵)رکوع کرکے سیدھا کھڑا ہونا۔(۶)دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔(۷)پہلا قعدہ کرنا۔(۸) التحیات پڑھنا۔(۹) لفظِ سلام سے نماز ختم کرنا۔(۱۰)ظہر وعصر میں قرأت آہستہ پڑھنا۔(۱۱)امام کے لئے مغرب وعشاء کی پہلی دونوں رکعتوں اور فجر وجمعہ وعیدین اور تراویح کی سب رکعتوں میں قرأت بلند آواز سے پڑھنا۔(۱۲) وِتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔(۱۳) دعائے قنوت سے پہلے تکبیر کہنا۔(۱۴)عیدین میں چھ زائد تکبیریں کہنا۔

واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھول کر چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا اور قصداً چھوڑ دینے سے نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہوتی ہے۔

نماز کی سنتیں

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا اور عورتوں کو سینے تک اٹھانا۔(۲)مردوں کو ناف کے نیچے اور عورتوں کو سینے پر ہاتھ باندھنا۔(۳) ثناء یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ ''آخر تک پڑھنا۔(۴)اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پوری پڑھنا۔(۵)بِسْمِ اللّٰهِ پوری پڑھنا۔(۶)ایک رکن سے دوسرے رکن منتقل ہونے کے وقت اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا۔(۷)رکوع سے اٹھتے ہوئے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا۔(۸)رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کم سے کم تین مرتبہ کہنا۔(۹)سجدے میں کم سے کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہنا۔(۱۰)دونوں سجدوں کے درمیان اور التحیات کے لئے مردوں کو بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور سیدھا پاؤں کھڑا کرنا اور عورتوں کو دونوں پاؤں

سیدھی طرف نکال کر کولھوں پر بیٹھنا۔(۱۱)درود شریف پڑھنا۔(۱۲) درود کے بعد دعا پڑھنا ۔(۱۳)سلام کے وقت دائیں بائیں منہ پھیرنا۔(۱۴) سلام میں فرشتوں اور مقتدیوں اور نیک جنات جو حاضر ہوں ان کی نیت کرنا،اور اگر مقتدی ہو تو امام کے پیچھے ہونے کی صورت میں دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرے اور اگر امام کے دائیں بائیں ہو تو جدھر امام ہو اس سلام میں اس کی نیت کر لیوے۔

مستحباتِ نماز

(۱)اگر چادر اوڑھے ہو تو کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے لئے مردوں کو چادر سے ہاتھ نکالنا۔ (۲)جہاں تک ممکن ہو کھانسی کو روکنا۔(۳)جمائی آئے تو منہ بند کرنا۔(۴)کھڑے ہونے کی حالت میں سجدہ کی جگہ اور رکوع میں قدموں پر اور سجدہ میں ناک پر اور بیٹھے ہوئے گود میں اور سلام کے وقت کاندھوں پر نظر رکھنا۔

مفسداتِ نماز

ان چیزوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے،یعنی ٹوٹ جاتی ہے۔خواہ قصداً چھوٹ جائیں یا بھول کر؛(۱)بات کرنا خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ،قصداً ہو یا بھول کر۔(۲) سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا۔(۳) چھینکنے والے کے جواب میں ''یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہنا۔(۴) رنج کی خبر سن کر ''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ'' پورا یا تھوڑا پڑھنا یا اچھی خبر سن کر ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہنا یا عجیب خبر سن کر ''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' کہنا۔(۵) دُکھ تکلیف کی وجہ سے آہ،اوہ یا اُف کرنا۔(۶)اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا۔(۷) قرآن شریف دیکھ کر نماز میں پڑھنا۔(۸) پڑھنے میں ایسی غلطی کرنا جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے،جس کی تفصیل بڑی کتابوں میں لکھی ہے۔(۹)عملِ کثیر یعنی زیادہ کام کرنا مثلاً ایک ایسا کام کرنا جسے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے یا مثلاً ایک ساتھ دونوں ہاتھوں سے کوئی کام کرنا۔(۱۰)قصداً یا بھول کر کھانا پینا۔(۱۱) قبلہ سے سینے کا پھر جانا۔(۱۲)

درد یا مصیبت کی وجہ سے اس طرح رونا کہ آواز میں حروف نکل جائیں۔(۱۳) نماز میں ایسی آواز سے ہنسنا جسے کم از کم خود سن لے۔(۱۴) امام سے آگے بڑھ جانا۔
یہ چند مفسدات لکھ دیئے ہیں بڑی کتابوں میں چند اور بھی لکھے ہیں۔

مکروہاتِ نماز

(۱) کوکھ پر ہاتھ رکھنا۔(۲) آستین سے باہر ہاتھ نکالے رکھنا۔(۳) کپڑا سمیٹنا۔(۴) جسم یا کپڑے سے کھیلنا۔(۵) انگلیاں چٹخانا۔(۶) دائیں بائیں گردن موڑنا۔(۷) مرد کو جوڑا گوندھ کر نماز پڑھنا۔(۸) انگڑائی لینا۔(۹) کتّے کی طرح بیٹھنا۔(۱۰) مرد کو سجدے میں ہاتھ زمین پر پچھانا۔(۱۱) سجدے میں مردوں کے لئے پیٹ کو رانوں سے ملانا۔(۱۲) بغیر عذر کے چارزانو (آلتی پالتی مار کر) بیٹھنا۔(۱۳) امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا۔(۱۴) صف سے علیحدہ تنہا کھڑا ہونا۔(۱۵) سامنے یا سر پر تصویر ہونا۔(۱۶) تصویر والے کپڑے میں نماز پڑھنا۔(۱۷) کندھوں پر چادر یا کوئی کپڑا لٹکانا۔(۱۸) پیشاب یا پاخانہ یا زیادہ بھوک کا تقاضا ہوتے ہوئے نماز پڑھنا۔(۱۹) سر کھول کر نماز پڑھنا۔ یہ کراہت کا حکم مردوں کا ہے۔ عورت سر کھول کر نماز پڑھے گی تو نماز نہ ہوگی، بلکہ عورت کے لئے سر کو ڈھکنا فرض ہے۔(۲۰) آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا۔

سجدہ سہو کے مسائل

کسی واجب کے چھوٹ جانے یا واجب یا فرض میں تاخیر یعنی دیر ہوجانے یا کسی فرض کو اس کی جگہ سے ہٹا کر پہلے کردینے یا کسی فرض کو دوبارادا کردینے سے تو سجدہ سہو واجب ہوتا ہے اور اس بھول کی تلافی ہوجاتی ہے۔ اگر قصداً ایسا کرے تو سجدہ سہو سے کام نہ چلے گا بلکہ نماز کا دہرانا لازم ہوگا۔ اور اگر کوئی فرض چھوٹ جائے تو اس کی تلافی سجدہ سہو سے نہ ہوگی۔

سجدہ سہو کا طریقہ

سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت میں ''عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ'' تک التحیات پڑھ کر داہنی طرف کو سلام پھیر کر دو سجدے کرے ہر مرتبہ سجدہ کو جاتے ہوئے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور دونوں سجدے کر کے بیٹھ جاوے اور دوبارہ پوری التحیات اور اس کے بعد درود شریف اور دعا پڑھے پھر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

نمازِ قصر

جو شخص ۴۸ میل کے سفر کی نیت سے اپنے شہر یا قصبہ یا بستی کی حدود سے نکل جائے اس کے لئے واپس آنے تک ظہر، عصر اور عشاء کی فرض نماز چار رکعات کی بجائے دو رکعت رہ جاتی ہے، ہاں اگر سفر میں کسی جگہ ۱۵ روز یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کر لے تو پوری چار رکعتیں پڑھنا فرض ہو جاتا ہے۔ ۴۸ میل کا سفر خواہ پیدل کرے خواہ ریل سے یا خواہ ہوائی جہاز سے خواہ کسی سواری سے سب کا یہی حکم ہے جو اوپر ذکر ہوا۔

نمازِ قصر کی نیت

نیت کرتا ہوں دو رکعت نمازِ قصر کی، وقت ظہر (یا عصر یا عشاء) کا واسطے اللہ تعالیٰ کے، رُخ میرا کعبہ شریف کی طرف ہو اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

مسئلہ۔ قصر صرف ظہر، عصر یا عشاء کے فرضوں میں ہے مغرب اور فجر میں نہیں۔ اور فرضوں کے علاوہ اور کسی نماز میں بھی قصر نہیں ہے۔

مسئلہ۔ مسافر آدمی اگر ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھے جس کے لئے قصر جائز نہیں تو مسافر کو بھی اس کے ساتھ پوری نماز پڑھنی ہو گی۔

مرد اور عورت کی نماز میں فرق

چند چیزوں میں مرد اور عورت کی نماز میں فرق ہے وہ نیچے لکھی جاتی ہے۔ (۱) تکبیرِ تحریمہ کے وقت

مردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک اٹھانا چاہیئے۔اور عورتوں کو ہر حال میں بغیر ہاتھ نکالے ہوئے کندھوں تک اٹھانا چاہیئے۔(۲) تکبیرِ تحریمہ کے بعد مردوں کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا چاہئے اور عورتوں کو سینے پر۔(۳) مردوں کو دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹے کا حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑنا اور باقی تین انگلیوں کو بائیں کلائی پر پچھادینا چاہئے۔اور عورتوں کو داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھنا چاہئے۔مردوں کی طرح حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کو نہ پکڑنا چاہئے۔(۴) مردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھکنا چاہئے کہ سر اور پشت برابر ہو جائے اور عورتوں کو صرف اس قدر جھکنا چاہئے کہ جس سے ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔(۵) مردوں کو رکوع میں انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں کو پکڑنا چاہئے اور عورتوں کو بغیر کشادہ کیے ہوئے ملا کر رکھنا چاہئے۔(۶) مردوں کو حالتِ رکوع میں کہنیاں پہلو سے علیحدہ رکھنی چاہئیں اور عورتوں کو ملی ہوئی چاہئیں۔(۷) مردوں کو سجدے میں پیٹ کو رانوں سے اور بازو کو بغل سے جدا رکھنا چاہئے اور عورتوں کو ملا کر رکھنا چاہئے۔(۸) سجدے میں مردوں کی کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں اور عورتوں کی کہنیاں زمین پر بچھی ہوئی ہوں۔(۹) مردوں کو سجدے میں دونوں پاؤں انگلیوں کے بل کھڑے رکھنے چاہئیں مگر عورتیں دونوں پاؤں داہنی طرف کو نکال دیں۔(۱۰) مردوں کو بیٹھنے کی حالت میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا چاہئے اور داہنے پاؤں کو انگلیوں کے بَل کھڑا رکھنا چاہئے اور عورتوں کو دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر بیٹھنا چاہئے۔(۱۱) عورتوں کو کسی وقت بلند آواز سے قرأت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ وہ ہر وقت آہستہ آواز سے قرأت کرے۔اور مردوں کے لئے بعض حالات میں زور سے قرأت پڑھنا واجب ہے اور بعض حالات میں جائز ہے۔(بحوالہ آسان نماز مترجم مع مسنون دعائیں۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

ختم شد

ناشر
اسلامی کتب خانہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔فون: 02134927159